عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲ • شمارہ نمبر ۱۶ • بتاریخ ۲۴ تا ۳۰ ستمبر ۱۹۹۳ء

تذکرہ
حضرت امیرِ شریعت
سیّد عطاء اللہ شاہ صاحب
بُخاری
رحمۃ اللہ علیہ

تلاوتِ قرآنِ مجید کی اہمیت و فضیلت

سوچنے سمجھنے اور عمل کرنے کی باتیں

بیماریوں کا عالمی چیمپئین

مرزا طاہر اور مرزا رفیع کا اختلاف
زمین کی خریداری
کیا یہ مرزائی اسٹیٹ بنانے کی تیاری تو نہیں ؟

تحفۂ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ کے نائب امیرِ اوّل
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ کی تصنیفِ لطیف

○ آپ کے قلم سے مختلف اوقات میں لکھے جانے والے رسائل و مقالات کا مجموعہ ○ معلومات کا خزانہ ○ دلائل کا انبار ○ حقائق کا انکشاف ○ ایک درویش منش بزرگ کے قلم سے قادیانیوں کی ہدایت کا سامان ○ ریحانتہ الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تیرہویں صدی میں تحفہ اثنا عشریہ تحریر فرمایا ○ اور انہیں کے وارث حضرت لدھیانوی صاحب نے پندرھویں صدی میں تحفہ قادیانیت تحریر فرمائی ○ عنوانات ملاحظہ ہوں ○ عقیدہ ختم نبوت ○ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین ○ عدالت عظمیٰ کی خدمت میں ○ قادیانیوں کو دعوت اسلام ○ چوہدری ظفر اللہ کو دعوت اسلام ○ مرزا طاہر کے جواب میں ○ مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت ○ دو دلچسپ مباہلے ○ قادیانی فیصلہ ○ شناخت ○ نزول عیسیٰ علیہ السلام ○ المہدی و المسیح ○ قادیانی اقرار ○ قادیانی تحریریں ○ قادیانی زلزلہ ○ مرزا قادیانی ‘نبوت سے مراق تک ○ قادیانی جنازہ ○ قادیانی مردہ ○ قادیانی ذبیحہ ○ قادیانی اور تعمیر مسجد ○ غدار پاکستان (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی) ○ گالیاں کون دیتا ہے ○ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق ○ قادیانی مسائل ○ غرض ختم نبوت‘ حیات عیسیٰ علیہ السلام‘ کذب مرزا قادیانی اور کسی بھی مسئلہ پر یہ کتاب فیصلہ کن ہے ○ انسائیکلوپیڈیا ہے ○ قادیانی‘ مذہب سے لے کر سیاست تک‘ مساجد سے عدالت تک کی کسی بھی ضرورت کے لئے اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے ○ دینی اداروں‘ علماء‘ مناظرین‘ وکلاء تمام حضرات کی لائبریریوں کے لئے ضروری ہے ○ صفحات ۷۲۰ ○ کاغذ عمدہ ○ کمپیوٹر کتابت ○ خوبصورت رنگین ٹائٹل ○ عمدہ اور پائیدار جلد ○ قیمت =/۱۵۰ روپے ○ جماعتی رفقاء و طلباء کے لئے رعایتی قیمت =/۱۱۰ روپے ڈاک خرچہ بذمہ دفتر ○ پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ○ مجلس کے مقامی دفاتر سے بھی طلب کریں ○

ملنے کا پتہ۔

مرکزی ناظم اعلیٰ‘ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

صدر دفتر‘ حضوری باغ روڈ‘ ملتان۔ پاکستان۔ فون نمبر ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲۔ شمارہ نمبر ۱۶

بتاریخ ۵ تا ۱۱/ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ

بمطابق ۲۴ تا ۳۰/ ستمبر ۱۹۹۳ء

اس شمارے میں

۱۔ نعت رسول مقبولؐ ۔۔۔۔ ۴

۲۔ مرزا طاہر اور مرزا رفیع کا اختلاف (اداریہ) ۔۔۔۔ ۵

۳۔ تلاوت قرآن مجید کی اہمیت و فضیلت ۔۔۔۔ ۷

۴۔ درس قرآن۔ سورۃ الحجرات ۔۔۔۔ ۹

۵۔ سوچنے سمجھنے اور عمل کرنے کی باتیں ۔۔۔۔ ۱۱

۶۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ۔۔۔۔ ۱۳

۷۔ قادیانیوں سے دو سوال ۔۔۔۔ ۱۴

۸۔ نگران حکومت کی قادیانیت نوازی ۔۔۔۔ ۱۵

۹۔ دینی قوتوں کا اتحاد وقت کی ضرورت ۔۔۔۔ ۱۶

۱۰۔ بیماریوں کا عالمی چیمپئن ۔۔۔۔ ۱۸

سرپرست ـــ مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ ـــ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول ـــ عبدالرحمان باوا

مجلس ادارت

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

معاون مدیر ـــ حافظ محمد حنیف سہارنپوری

سرکولیشن مینجر ـــ محمد انور رانا

قانونی مشیر ـــ حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

تزئین ـــ خوشی محمد انصاری

پبلشر ـــ عبدالرحمان باوا

طابع ـــ سید شاہد حسن

مطبع ـــ القادر پرنٹنگ پریس

مقام اشاعت ـــ ۱۰۲ بزرٹہ لائن کراچی

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ' کراچی

فون نمبر 7780337

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ' ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN LONDON
SW9 9HZ U.K. PHONE: 071-737-8199

بیرون ملک چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر

چیک/ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت

الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳

کراچی پاکستان ارسال کریں

اندرون ملک چندہ

سالانہ ۱۵۰ روپے

ششماہی ۷۵ روپے

سہ ماہی ۴۵ روپے

فی پرچہ ۳ روپے

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

کلام۔ سید سلمان گیلانی

اک آپ سے ہے میری گزارش شہ بطحاؐ
قدموں میں ملے اذن رہائش شہ بطحاؐ

عقبیٰ کی فقط دل میں ہے خواہش شہ بطحاؐ
دنیا کو یہی مجھ سے ہے رنجش شہ بطحاؐ

پھولوں میں ہے تیری ہی نمود اے شہ والاؐ
تاروں میں ہے تیری ہی نمائش شہ بطحاؐ

میخانہ بطحا میں پیوں جام پھر آ کے
اک بار ہو پھر مجھ پہ نوازش شہ بطحاؐ

اسباب سفر کیا ہیں فقط تیری توجہ
میں کون ہوں، کیا ہے مری کوشش شہ بطحاؐ

ان آنکھوں سے دیکھی ہے ترے شہر میں ہر آن
اللہ کے انوار کی بارش شہ بطحاؐ

آتا تھا وہاں "وقت" حضوری" مرے جی میں
تھم جائے یہیں وقت کی گردش شہ بطحاؐ

اک تو ہے کہ ہر گام پہ دیتا ہے سہارا
اک میں ہوں کہ ہر گام ہے لغزش شہ بطحاؐ

نگران حکومت کی قادیانیت نوازی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا شدید ردِّعمل

۷/ ستمبر وہ تاریخی دن ہے جس دن پاکستان کی قومی اسمبلی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نمائندے قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمودؒ اور ان کے رفقاء شاہ احمد نورانی' پروفیسر غفور' مولانا عبدالحق' مولانا غلام غوث ہزاروی اور حکومت کے وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ کی طرف سے پیش کی گئی قرارداد منظور کرتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور ان کو غیر مسلم اقلیتوں ہندو' عیسائی' سکھ وغیرہ کی فہرست میں شامل کردیا۔ اس طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زعمائے جس تحریک کا آغاز مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے جھوٹی نبوت کے دعویٰ کے بعد کیا تھا اور جس کے لئے ۹۰ سال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہزاروں جانوں کا نذرانہ پیش کیا تھا اور جس کے لئے کئی سال علماء کرام نے قید وبند کی طویل صعوبتیں برداشت کی تھیں۔ جس کام کے بارے میں محدث العصر حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ فرمایا کرتے تھے میں ضمانت دیتا ہوں کہ جو اس عظیم کام میں حصہ لے گا اس کی نجات یقینی ہے۔ وہ تحریک الحمدللہ ۷/ ستمبر ۱۹۷۴ء کو کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے بقول کہ یہ تحریک خالص اللہ رب العزت کے فضل وکرم اور ہم مظلومین پر احسان سے کامیاب ہوئی ورنہ ۶/ ستمبر کو ہم لوگ ذہنی طور پر اس بات کے لئے تیار ہوچکے تھے کہ جناب ذوالفقار علی بھٹو اس تحریک کو کچلنے کے لئے سب رہنمایان قوم کو گرفتار کرلیں گے یا ان کی شہادت کا بندوبست کردیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ معرف القلوب ہیں۔ راتوں رات یکایک حالات تبدیل ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے دلوں کو پھیرا اور آئین میں ترمیم کا فیصلہ ہوگیا۔ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا حق ہونا ظاہر ہوا اور باطل کے ناسور کو ملت اسلامیہ کے جسد سے جدا کردیا گیا۔ یہ ترمیم اگرچہ صرف قانون کی حد تک تھی لیکن مسلمانوں کی کامیابی کے لئے ایک بنیاد اور خشت اول کی حیثیت رکھتی تھی بالآخر اسی بنیادی ترمیم کی بدولت ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کا اجراء عمل میں آیا۔ اسی ترمیم کی بدولت جولائی ۱۹۹۳ء میں سپریم کورٹ نے تاریخی فیصلہ دیا کہ قادیانیوں کے خلاف ترامیم اور آرڈیننس اور اس کی جزئیات کو حقوق انسانی کے مطابق قرار دیتے ہوئے قادیانیوں کی تمام اپیلیں مسترد کردیں اور قادیانیوں کو تلقین کی کہ وہ مسلمانوں کے شعائر استعمال کرنے کے بجائے اپنے لئے الگ شعائر اور طریقہ عبادت وضع کریں اور لوگوں کو مسلمان کہہ کر دھوکہ نہ دیں۔

۷/ ستمبر کے اس یادگار اور مبارک دن کے دو دن بعد ۹/ ستمبر ۱۹۹۳ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدھم کو پورے ملک میں یوم احتجاج منانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ یہ وہ اہم سوال ہے جو ختم نبوت کی عظمت کے قائل اور عقیدت رکھنے والے ہر شخص کے ذہن میں ابھر رہا ہے۔ ہر شخص یہ سوچ رہا ہے کہ نگران حکومت جو کہ صرف چند ماہ کے لئے (یعنی اکتوبر تک) تشکیل پائی ہے اس کے خلاف یوم احتجاج سے کیا حاصل کرنا مقصد ہے۔ اس سلسلے میں وضاحت ضروری ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ماضی گواہ ہے کہ اس نے ہمیشہ پر امن اور تشدد سے پاک جدوجہد کی ہے۔ امن وامان کو تہ وبالا کرنا اس کا مقصد نہیں رہا۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جبکہ پوری قوم ربوہ اور قادیانی املاک کو ایک لمحہ میں تہ وبالا کرنے کے لئے تیار اور قادیانیوں کا نام ونشان مٹانے کے درپے تھی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری" اور دیگر رہنماؤں نے ایسی کوئی صورت پیدا ہونے نہیں دی بلکہ محدث العصر حضرت بنوری" ہمیشہ فرماتے تھے کہ مظلوم بن کر ہم اللہ تعالیٰ کی امداد اپنی طرف متوجہ کر سکتے ہیں۔ یہی اصول عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہمیشہ اپنایا۔ اس لئے آپ تاریخ ختم نبوت کا مطالعہ کریں گے تو اکثریت کے باوجود ہمیشہ اس کی قسمت میں جیل' صعوبتیں' شہادت ہی رہی ہیں اور یہی اس کا طرہ امتیاز ہے۔

نگران حکومت ایک منتخب اور مستحکم حکومت سے زبردستی استعفٰی کے بعد تشکیل پائی۔ موجودہ نگران وزیر اعظم پاکستانیوں کے لئے ایک اجنبی شخصیت ہیں۔ حلف برداری سے قبل چند افراد ہی ان کی شخصیت سے واقف ہوں گے۔ اس لئے ان کی پاکستان تشریف آوری کے ساتھ ہی افواہوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ان کی زندگی کے اوراق قومی اخبارات میں منظر عام پر آنے لگے۔ زندگی کا اکثر حصہ پاکستان سے باہر گزارنے اور عالمی بینک میں بڑے عہدے پر فائز رہنے سے اس بات کی وضاحت ہو گئی تھی کہ موصوف کا تعلق امریکی لابی سے ہے۔ اس حد تک بات بھی قابل برداشت تھی لیکن جب اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی کہ نگران وزیر اعظم کا تعلق ورلڈ بینک میں ایم ایم احمد پنجابی گروپ سے تھا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کو تشویش ہوئی اور انہوں نے عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں ایک قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا کہ نگران وزیر اعظم اس سلسلے میں وضاحت کریں لیکن نگران وزیر اعظم کی طرف سے وضاحت کے بجائے قادیانیت نوازی کا آغاز ہوا اور درج ذیل غلط اقدامات کئے گئے۔

- ❑ تحفظ حقوق انسانی کمیشن میں قادیانیوں کو نمائندگی دی گئی۔
- ❑ وزارت قانون پر ایسے فرد کو مقرر کیا گیا جس کی قادیانیت نوازی واضح ہے۔
- ❑ کلیدی اسامیوں پر قادیانی افسران کا تبادلہ کر کے مقرر کیا گیا۔
- ❑ قادیانیوں کو تبلیغی سرگرمیوں کی کھلی اجازت دی گئی۔

اس صورت حال کے پیش نظر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مجلس عمل ختم نبوت کے رہنماؤں کے اجلاس منعقدہ راولپنڈی میں ۹/ ستمبر ۱۹۹۳ء کو یوم احتجاج منانے کا فیصلہ کیا گیا تاکہ نگران حکومت کو واضح کیا جاسکے کہ اس کے یہ اقدامات غلط اور قادیانیت نوازی ہیں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کسی صورت میں ان اقدامات کو برداشت نہیں کرے گی۔ امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کی اس اپیل پر پورے پاکستان کے علماء کرام نے لبیک کہتے ہوئے جمعہ کے خطبات میں میں قراردادیں منظور کیں۔ کراچی سے خیبر تک' بولان سے لسبیلہ اور گوادر تک کے تمام علماء کرام' خطباء عظام اور تمام دینی ومذہبی جماعتوں کے رہنماؤں نے نگران حکومت کے مندرجہ بالا امور کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ وہ ان اقدامات کو واپس لیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما ان قراردادوں کی روشنی میں نگران حکومت سے مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطالبات کو فوراً" تسلیم کرے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما واضح کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ پاکستان کے مسلمانوں کی جانیں تو قربان ہو سکتی ہیں لیکن وہ کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے کہ پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ یا قادیانی نواز حکومت بنانے کی اجازت دیں۔ نگران حکومت کا کام انتخابات کرانا ہے' وہ اس تک محدود رہے اور قادیانیت کے سلسلے میں آئینی ترامیم' امتناع قادیانیت آرڈیننس' سپریم کورٹ کے فیصلے کا احترام کرتے ہوئے قادیانیوں کو آئین اور پاکستان کا پابند بنائے۔ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے غدار اور جھوٹے نبی کے پیروکار پاکستان اور اسلام کے وفادار نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے۔

مرسلہ محمد سعید علوی، چکوال شہر

تلاوت قرآن مجید کی اہمیت و فضیلت

یہ وہ قرآن مجید ہے جس کی تلاوت سے رسول اللہ ؐ اپنا فریضہ ادا کرتے تھے

یہی وہ کتاب ہے کہ جب اہل ایمان افراد کو سنائی جاتی ہے تو اس کے ایمان کو بڑھاتی ہے

یہ قرآن ہی ہے جو ہماری روح میں اللہ کی پہچان 'فرشتہ رسالت اور آخرت کے تصور کو جگہ دیتی ہے

انسان اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں میں سب سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی سے بنایا اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دی۔ ہمیں اپنی اس پیدائش کو خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے۔ اگر ہم اپنی پیدائش سے پوری طرح واقف ہو جائیں گے تو ہمیں یہ زندگی گزارنی بہت آسان ہو جائے گی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہر انسان میں ایک روح ہوتی ہے اور دوسرا اس کا جسم۔ جو ماں کے پیٹ میں پرورش پاتا ہے۔ ہماری روحیں کئی ہزار یا کئی لاکھ سال پہلے سے بناری گئی تھیں اور یوں سمجھئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کسی کولڈ اسٹور میں رکھا ہوا ہے۔ جب ہمارا اس دنیا میں آنے کا وقت ہوتا ہے تو بچہ ماں کے پیٹ میں پرورش پانا شروع ہو جاتا ہے جب یہ چار ماہ کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ روح اس میں رکھ دی جاتی ہے۔ یہ ہے وہ کامل انسان جو اس دنیا میں آتا ہے۔ اس میں جو روح ڈالی جاتی ہے وہ اپنے بنانے والے یعنی اللہ تعالیٰ کو خوب جانتی ہے ان سب روحوں کو جب بنایا گیا تھا تو ایک بڑے میدان میں یہ شکلوں کی صورت میں کھڑی تھیں۔ تو اس وقت ان سے اللہ تعالیٰ نے پوچھا تھا کہ "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟" سب نے جواب دیا تھا کہ "ہاں۔"

یہی وہ روح ہے جو ہمارے بدن سے کچھ عرصہ بعد نکالی جاتی ہے آپ نے دیکھا ہی ہے کہ اور ہم کہتے ہیں کہ فلاں آدمی کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ (قفس عنصری۔ قفس کہتے ہیں پنجرے کو اور عنصر مادہ کو۔ یعنی وہ روح جو اس مٹی کے پنجرے میں بند تھی) یہی وہ روح ہے جس کو دوبارہ جزا و سزا کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہونا ہے اور نئے جسم کے ساتھ یا تو جنت میں مزے لوٹنے ہیں یا جہنم میں عذاب چکھنا ہے۔ اس روح کو جس کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہے کچھ باتوں کا مشاہدہ (علم) دیا گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہمارے بنانے والے ہیں۔ پالنے والے ہیں۔ نیکی اور بدی کے سمجھانے والے ہیں۔ انہوں نے ہمارے لئے یہ دنیا بنائی ہے جس میں ہمیں کچھ اختیار دیا گیا ہے۔ اس میں ہمیں آزمائش کے لئے بھیجا گیا ہے کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق عمل کرتے ہیں کہ نہیں۔ اس روح کو جس جسم میں پھونکا گیا ہے وہ چونکہ مٹی سے بنا ہے اس لئے اس کا رجحان مٹی کی طرف ہے یہ جسم کھانے کو مانگتا ہے اچھے اچھے رہنے کے مکان چاہتا ہے۔ اچھے اچھے کپڑے چاہتا ہے۔ یہ سب چیزیں اسے مٹی ہی سے مل جاتی ہیں۔ مکان گارے کا ہو یا پتھر کا سب مٹی سے بنتے ہیں۔ غذا ایک ہو یا سو کبھی روٹی مٹی سے ہی بنتی ہے۔ لباس کھدر ہو یا ریشم مٹی ہی سے تیار ہوتا ہے اور اس جسم کو دوبارہ مٹی ہی میں مل جانا ہے۔ اگر کسی چیز کو رہنا ہے تو وہ ہماری روح ہے اس روح کو جو باتیں بتائی گئی ہیں ان کو ایک ڈور کے ساتھ باندھ دیا گیا ہے۔ اس ڈور کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور ایک سرا ہم تک۔ یہ ڈور یہ رسی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ جب بھی روح بھولنے لگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے غافل ہونے لگتی ہے تو یہ تار ہلا دینے سے روح کو جگایا جا سکتا ہے۔ اس روح کو بیدار کیا جا سکتا ہے اور آپ کو پتہ ہے کہ اس رسی اور اس اللہ تعالیٰ کے کلام کا نام ہم نے قرآن مجید رکھا ہے اور اس کے ہر فقرے کو آیت کہتے ہیں۔ آیت کے معنی ہی نشانی ہیں۔ نشانی کیا ہوتی ہے۔ ایک مثال سمجھ لیجئے کہ آپ کا کوئی بہت پیارا دوست تھا۔ جس کے ساتھ آپ نے کچھ وقت گزارا تھا۔ اب اگر آپ کا وہ دوست کچھ عرصے سے کسی دوسرے شہر میں چلا گیا ہو تو اس کی یاد آپ کے ذہن سے مٹ جائے گی۔ کسی دن آپ اپنا اٹیچی کیس کھول کر کچھ تلاش کر رہے ہوں اور اس میں آپ کو اسی دوست کا دیا ہوا رومال نظر آ جاتا ہے۔ اس رومال سے آپ کو اپنے دوست کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ آپ کے ذہن پر پرانے واقعات فلم کی طرح آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ یعنی آپ کے دوست کی اس نشانی (رومال) کی وجہ سے آپ کو تمام باتیں دوبارہ تازہ ہو جاتی ہیں۔ یہی صورت قرآن مجید کے ہر فقرے کی ہے کہ اس سے ہمیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے وعدے کی یاد دوبارہ ابھر آتی ہے اور نقوش تازہ ہو جاتے ہیں۔ کہ یہ بات سمجھ آگئی ہوگی کہ ہمارا قرآن مجید سے کیا تعلق ہے۔ اس کے بغیر ہمیں تو اپنی حیثیت کا ہی پتہ نہیں چلتا۔ اس کے بغیر ہم پر غفلت کے پردے پڑے رہتے ہیں۔ اس کے بغیر ہماری روح جس میں خدا کی پہچان دی گئی ہے۔ کچھ مٹی کے نیچے

دب جاتی ہے

یہ قرآن ہی ہماری روح میں اللہ کی پہچان۔ فرشتہ، رسالت اور آخرت کے تصور کو جگہ دیتا ہے۔ یہ چیزیں عقل کے بس سے باہر ہیں۔ اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے نور (قرآن شریف) سے اس نور کو چمکایا جاتا ہے جو انسان کے اندر پھونکا گیا تھا۔ قرآن مجید اس روح کو غذا پہنچاتا ہے۔ یہیں سے آپ کو ضمنی طور پر رمضان المبارک کی فضیلت بھی سمجھ میں آجائے گی۔ یہ جو ڈبل پروگرام رمضان المبارک میں دیا گیا ہے۔ یعنی صبح کو اپنے بدن اور جسم کے تقاضے نہ ماننا اور راتوں کو کھڑے ہو کر اپنے رب کا کلام سننا۔ اس میں دراصل جسم کو کمزور کیا جاتا ہے تاکہ یہ اپنی گرفت روح پر کمزور کردے اور روح، روح راتوں کو اللہ تعالیٰ کے کلام سے طاقت حاصل کرسکے۔

ہمیں پتہ چل گیا ہے کہ جب تک انسان اپنی اس پیدائش (مبدا) اور پھر دوبارہ (معاد) رب سے ملاقات سے واقف نہ ہو اور وہ نرا حیوان ہے۔ وہ صرف ترقی یافتہ بولنے والا دوپایہ ہے۔ اگر کوئی چیز ہمیں شرف انسانیت تک پہنچاتی ہے تو یہی وہ کچھ ہے۔ جسے دینی زبان میں ایمان کہا جاتا ہے اور جس کی تشکیل ہوتی ہے قرآن مجید سے۔ افسوس ہے کہ اب کچھ سالوں سے ہمیں فارسی زبان سے کوئی مس نہیں رہا ورنہ اس حقیقت کو بہت پیارے انداز میں بیان کیا تھا علامہ اقبال نے۔ الفاظ کچھ آسان ہیں اور آپ کے کانوں کو شناسا بھی ہوں گے۔ آپ بھی سن لیجئے۔

گر تو می خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن جز بقرآن زیستن

اگر آپ مسلمان زندہ رہنا چاہتے ہیں تو قرآن کے بغیر ممکن نہیں۔

یہی وہ قرآن مجید ہے جس کی تلاوت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا فریضہ ادا کرتے تھے۔ آپ کے طریقہ تعلیم کو قرآن مجید میں تین دفعہ فرمایا گیا کہ یتلوا علیهم اٰیٰته کہ وہ ان پر آیات تلاوت کرتا ہے۔ یہی وہ قرآن مجید ہے جس کو آدھی رات یا اس میں کچھ کم یا زیادہ پڑھنے کا تاکیدی حکم ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (سورہ مزمل ابتدائی آیات) یہی وہ قرآن مجید ہے جس کی ترتیل کی شہادت دی قرآن مجید نے کہ آپ اور آپ کے ساتھی اس میں مشغول رہتے ہیں (مزمل) یہی وہ قرآن مجید ہے جس کی تلاوت کے لئے آپ کو حکم ہوتا تھا۔

اتل ما اوحی الیک من الکتاب و اقم الصلوٰۃ

"پڑھا کر کہ جو وحی ہوئی تیری طرف کتاب اللہ اور قائم نماز کو۔"

یہی وہ کتاب ہے کہ جب اہل ایمان کو سنائی جاتی ہے تو ان کے ایمان کو بڑھاتی ہے۔ یہی وہ کتاب ہے کہ کچھ عرصہ پہلے ہر بچے کی تعلیم کی ابتدا اس سے کرائی جاتی ہے لیکن اب کچھ عرصہ سے کنڈر گارٹن اور انگلش اسکولوں نے اس کو ہم سے نہ صرف دور کردیا ہے بلکہ کچھ شکوک و شبہات کے کانٹے بھی اس میں چبھو دیئے ہیں۔ اب کچھ وہ روشن خیال لوگ جو اپنے بچپن میں قرآن مجید نہیں پڑھ سکے یہ سمجھتے ہیں کہ اس کی تلاوت کی کوئی ضرورت نہیں۔ عربی ٹیکسٹ کی آشنائی کی ضرورت نہیں۔ صرف ترجمہ سمجھ لینا اور عمل کرنا کافی ہے۔ ان کو یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے کہ کلام میں بھی کوئی تاثیر ہوتی ہے۔ آپ کو سیدنا حضرت عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ مشہور واقعہ تو یاد ہوگا کہ ایک دن آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلے۔ راستے میں انہیں بتایا گیا کہ پہلے اپنے گھر کی خبر لیں۔ آپ کی ہمشیرہ بھی اسلام قبول کرچکی ہیں۔ آپ پہلے ہمشیرہ کے گھر پہنچے۔ وہاں پر قرآن مجید کی کچھ آیات کان میں پڑیں تو حضور اکرمؐ کے قدموں میں جاگرے۔

یہ جاننے کے بعد تلاوت قرآن مجید مومن کی غذا اور اس کے ایمان کو تر و تازہ رکھنے کا ذریعہ ہے

باطنی و ظاہری آداب

قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت چند آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ جن میں سے بعض ظاہری نوعیت کے آداب ہیں اور بعض کا تعلق انسان کے باطن سے ہے۔ ظاہری آداب میں باوضو ہونا، لباس کا پاک ہونا اور قبلہ رو ہو کر باادب بیٹھنا شامل ہیں۔ اسی طرح آداب تلاوت میں سے یہ بھی ہے کہ تلاوت کی ابتداء اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کی جائے۔ باطنی نوعیت کے آداب یہ ہیں کہ دل میں اللہ اور اس کے کلام کی عظمت کا احساس ہو اور اللہ تعالیٰ کے محاسبے کا خوف اور اس کی محبت کا جذبہ دل میں پیدا کرنے کی نیت ہو۔ اسی طرح تلاوت ہمیشہ ہدایت حاصل کرنے کی نیت سے کرنی چاہئے اور دل میں یہ ارادہ ہونا چاہئے کہ جو کچھ سمجھ میں آیا اس پر عمل کروں گا اور قرآن کے تقاضوں کے مطابق اپنی زندگی کے رخ کو موڑوں گا۔

روزانہ کا معمول

قرآن حکیم کی تلاوت کا حق ادا کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی تلاوت کو باقاعدہ اپنے روزانہ کے معمولات میں شامل کیا جائے۔ روزانہ کتنی تلاوت کی جائے، اس میں کمی بیشی کی کافی گنجائش موجود ہے اور مختلف لوگوں کے لئے اس کی تعداد مختلف ہو سکتی ہے۔ لیکن تین دن سے کم کی مدت میں قرآن مجید کی تلاوت کی تکمیل درست نہیں ہے۔ یعنی روزانہ دس سیپاروں سے زیادہ تلاوت کرنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق مناسب نہیں ہے۔ تاہم روزانہ کم سے کم ایک پارہ ضرور پڑھنا چاہئے تاکہ ایک ماہ میں قرآن حکیم کی تلاوت مکمل ہو جائے۔ صحابہ کرامؓ کا معمول یہ تھا کہ روزانہ ایک حزب کی تلاوت کرکے سات دن میں قرآن مجید مکمل کرلیا کرتے تھے اور یہ بات آپ کو معلوم ہوگی کہ قرآن مجید کے کل سات احزاب ہیں اور ہر حزب تقریباً ساڑھے چار پاروں پر مشتمل ہوتا ہے جس کی تلاوت انتہائی سکون اور آرام سے دو گھنٹوں میں کی جاسکتی ہے۔

خوش الحانی

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیداً فرمایا ہے کہ زینوا القرآن باصواتکم یعنی قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو اور اس معاملہ میں کوتاہی پر بڑے سخت الفاظ میں تنبیہہ فرمائی ہے۔ من لم یتغن بالقرآن فلیس منا یعنی جو شخص قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں اپنی کوشش کی حد تک قرآن کو بہتر سے بہتر انداز میں اور اچھی سے اچھی آواز میں پڑھنا چاہئے۔

ترتیل

قرآن کی تلاوت کا حق ادا کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اسے ترتیل کے انداز میں پڑھیں۔ ترتیل کا مطلب ہے کہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ یعنی قرآن کی ہر آیت پر رکتے ہوئے اس کے معنی اور مفہوم کو سمجھتے ہوئے اور اس کے اثرات کو دل میں سموتے ہوئے پڑھا جائے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع ہی میں یہ حکم دے دیا گیا تھا کہ۔

یاایها المزمل قم اللیل الا قلیلا ورتل القرآن ترتیلا۔

"اے کمبل میں لپٹ کر لیٹنے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) رات کو (اپنے رب کے سامنے) کھڑے ہوا کرو ..... اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔"

کچھ ہاتھ میں نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

چہرے کے داغ دھبے دور کیجئے ● قد بڑھایئے
نسوانی حسن ● گنج پن ● مخصوص امراض
فون نمبر 680800
پوسٹ بکس نمبر 38800

درس قرآن نمبر۱

سُورة الحجرات

اسلام کے راستے پر چلو' نیک کام کرو' برے کاموں سے بچو تاکہ دل میں ایمان کی روشنی پیدا ہو

پارہ نمبر۲۶ کی سورۃ الحجرات مدنی' اسلامی تہذیب و تمدن کا گہوارہ ہے۔ جس میں اہل اسلام کے لئے بڑی اہمیت کے احکام ارشاد فرمائے گئے ہیں۔ جن پر صدق دل سے عمل پیرا ہونے پر یقینی طور پر ایک مسلمان کامل الایمان ہو کر دین و دنیا کی سرخروئی اور کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ "درس قرآن" مولفہ جناب مولانا الحاج محمد احمد صاحب مدظلہ میں اس سورۃ میں ۸ درس بیان کئے گئے ہیں۔ جو قارئین ہفت روزہ ختم نبوت کے لئے سلسلہ وار پیش کئے جائیں گے (انشاء اللہ)۔ چنانچہ اس شمارہ میں پہلا درس شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمان الرحیم ○

یایھا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ و رسولہ و اتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم ○

"اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے پہلے تم سبقت مت کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو' بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

تفسیر و تشریح

الحمدللہ ۲۶ ویں پارہ کی سورۃ حجرات کا بیان شروع ہو رہا ہے۔ اس وقت اس سورۃ کی صرف ایک ابتدائی آیت کی تشریح کی جائے گی۔ جس سے پہلے اس سورۃ کی وجہ تسمیہ' مقام و زمانہ نزول' خلاصہ مضامین' تعداد آیات و رکوعات وغیرہ بیان کئے جاتے ہیں۔ اس سورۃ کے پہلے رکوع کی چوتھی آیت میں لفظ **حجرات** استعمال ہوا ہے جو حجرہ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں وہ بند جگہ جو سونے والے کی حفاظت کرے اور کسی کو باہر سے نہ گھسنے دے۔ یعنی کوٹھڑی' خلوت خانہ' پردہ کا مکان۔ یہاں حجرات سے مراد ازواج مطہرات کے مکانات ہیں۔ چونکہ آگے اس سورۃ میں ایک ادب سکھلایا گیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ یعنی مکان کے اندر تشریف فرما ہوں تو حجرہ کے باہر سے آپ کو پکارا نہ جائے کہ یہ گستاخانہ انداز ہے بلکہ صبر کے ساتھ باہر انتظار کیا جائے۔ جب آپ حجرہ سے باہر تشریف لائیں تو اس وقت ملاقات کی جائے۔ اسی بناء پر نشان کے طور پر اس سورۃ کا نام حجرات مقرر ہوا۔ یہ سورۃ مدنی ہے اور مدینہ منورہ میں ہجرت کے نویں سال نازل ہوئی۔ موجودہ ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن پاک کی ۴۹ ویں سورۃ ہے مگر بحساب نزول اس کا شمار ۱۱۲ لکھا ہے۔ یعنی ۱۱۱ سورتیں اس سے قبل نازل ہو چکی تھیں اور صرف دو سورتیں اس کے بعد نازل ہوئیں۔ اس سورۃ میں ۱۸ آیات' ۲ رکوعات' ۳۵۰ کلمات' ۱۵۷۳ حروف ہونا بیان کئے گئے ہیں۔

ہجرت کے نویں سال عرب کے قبیلے جوق در جوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی اطاعت و فرمانبرداری کا اعلان کیا۔ اس لئے ان کو اور دوسرے مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و عزت کے احکام اور آپس کے میل جول کے ادب و قاعدے اور اصلاح معاشرت اور حسن معاشرت کے اہم احکام بتلائے گئے گویا یہ سورۃ اسلامی تہذیب و تمدن کا گہوارہ ہے۔ اس سورۃ میں سب سے پہلے خوف خدا کی تاکید فرمائی گئی۔ اس کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و ادب سکھلایا گیا اور ہدایت کی گئی کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی رائے مت چلاؤ۔ تمہاری اپنی رائے اللہ و رسول کے حکم کے آگے کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کہیں سر جھکا کر سنو اور خلوص کے ساتھ اس پر عمل کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اونچی آواز سے مت بولو۔ اندر حجرہ میں تشریف رکھتے ہوں تو پکار کر مت بلاؤ بلکہ صبر سے انتظار کرو۔ جب آپ خود باہر تشریف لائیں تو ادب کے ساتھ آپ سے ملاقات کرو۔ ہر کسی کی بات سن کر بے تحقیق مت مان لیا کرو تاکہ بیکار الجھنوں اور بعد کی پشیمانی سے بچے رہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی تعلیم دی گئی کہ جب تمہارے اندر اللہ کے رسول موجود ہیں تو تمہیں آپ کی قدر و منزلت پہچاننی چاہئے اور یاد رکھو کہ ایمان والے سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ کسی کو کسی پر زیادتی نہ کرنا چاہئے۔ اگر مسلمانوں کی دو جماعتوں میں آپس میں اختلاف ہو جائے تو ان کی آپس میں صلح کرا دو اور اگر کوئی مصالحت پر آمادہ نہ ہو تو جو زیادتی کرے اس سے لڑ کر اس کو سیدھا کرو اور دیکھو آپس میں بدمزگی' تلخی اور جھگڑے' ذرا ذرا سی باتوں سے پیدا ہو سکتے ہیں مثلاً "کسی سے تمسخر کرنا' کسی کو بے نام اور برے القاب سے پکارنا' کسی کے عیب ظاہر کرنا' پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرنا' غیبت کرنا' چغلی کھانا' کسی کی طرف سے بدگمانی کرنا' کسی کے کچے چھٹے اور بھید معلوم کرنے کی کوشش کرنا۔ یہ سب بری باتیں ہیں۔ ان سب سے بچو۔ تمام انسان حضرت آدم اور حوا کی اولاد ہیں۔ ذات پات' خاندان' قوم' کنبہ' برادری یہ محض ایک دوسرے کی شناخت کے لئے ہیں۔ ایک دوسرے پر بڑائی اور فوقیت جتانے کے لئے نہیں۔ سب اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کے نزدیک زیادہ مرتبہ والا وہی شخص ہوگا جو اس سے زیادہ ڈرے گا اور اس کے ڈر سے تمام گناہوں اور بری باتوں سے بچے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے حتیٰ کہ وہ تمہارے دلوں تک کی باتوں سے واقف ہے۔ جس نے کفر و شرک سے تائب ہو کر کلمہ پڑھ لیا وہ مسلمان ہے اب اسے چاہئے کہ اسلام کے مقرر کئے ہوئے طریقہ پر چلے۔ نیک کام کرے۔ برے کاموں سے بچے تاکہ اس کے دل میں ایمان کی روشنی پیدا ہو۔ اسلام میں داخل ہو کر کسی پر اپنا احسان مت جتاؤ۔ ایمان کی دولت تو ایک

احسان خداوندی ہے اور اللہ کی نعمت ہے اور یہ مت سمجھو کہ جیسے انسان کو دھوکا دیا جاسکتا ہے اسی طرح اللہ کو بھی دھوکہ دے لوگے۔ اللہ سے کوئی چیز چھپی نہیں وہ آسمان اور زمین کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔ خوب سمجھ لو کہ وہ تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے۔ یہ ہے خلاصہ اس پوری سورۃ کا۔ جس کی تفصیلات انشاء اللہ آئندہ درسوں میں سامنے آئیں گی۔

اب اس آیت کی تشریح ملاحظہ ہو۔ اس سورۃ کی ابتداء ہی سے ایمان والوں کو خطاب کرکے آداب و احکام کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اسلام میں سب سے اول اور اہم مسئلہ اللہ و رسول کی تعظیم و عظمت کا ہے کیونکہ حب اللہ اور رسول کی عظمت و عزت دل میں ہوگی تو ان کے احکام کی تعمیل بھی ہوگی۔ اس آیت میں سب سے پہلا حکم ایمان والوں کو یہ دیا جاتا ہے کہ جس معاملہ میں اللہ و رسول کی طرف سے حکم ملنے کی توقع ہو۔ اس کا فیصلہ پہلے ہی آگے بڑھ کر اپنی رائے سے نہ کر بیٹھو۔ بلکہ حکم الٰہی کا انتظار کرو اور جس وقت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ ارشاد فرمائیں۔ خاموشی سے کان لگا کر سنو۔ آپ کے بولنے سے پہلے خود بولنے کی جرات نہ کرو۔ جو حکم ادھر سے ملے اس پر بے چون و چرا اور بلا پس و پیش عامل بن جاؤ۔ اپنی غرض اور رائے کو آپ کے احکام پر مقدم نہ رکھو بلکہ اپنی خواہشات و جذبات کو اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے تابع بناؤ۔ یہ تو ہے اس قرآنی آیت کا مفہوم اور اسی کے مطابق ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی ہوائے نفس یعنی اس کی خواہشات اور نفسی میلانات میری لائی ہوئی ہدایت کے تابع نہ ہوجائیں۔"

پس قرآن کریم کی اس آیت کا تقاضا اور مطالبہ بھی یہی ہے جو اس حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ حقیقی ایمان جب ہی حاصل ہوسکتا ہے اور ایمانی برکات تب ہی نصیب ہوسکتی ہیں جب کہ آدمی کے نفسی میلانات اور اس کے جی کی چاہتیں کلی طور پر احکام الٰہیہ اور ہدایات و ارشادات نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع و ماتحت ہوجائیں۔ تجربہ بھی اس بات پر شاہد ہے کہ مسلمانوں میں آپس میں بیشتر نزاعات و مناقشات خودرائی اور غرض پرستی ہی کے ماتحت وقوع پذیر ہوتے ہیں جس کا واحد علاج یہ ہے کہ مسلمان اپنی شخصی رایوں اور غرضوں کو کسی ایک بلند معیار کے تابع کردیں اور ظاہر ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے ارشاد سے بلند کوئی معیار مومن کے لئے نہیں ہوسکتا اور ایسا کرنے میں ہوسکتا ہے کہ وقتی اور عارضی طور پر کسی تکلیف یا نقصان کو اٹھانا پڑے لیکن اس کا آخری انجام یقینی طور پر دین و دنیا کی سرخروئی اور کامیابی ہے اور اسی سے اس کی ضد کو بھی سمجھ لیا جائے یعنی اللہ اور اس کے رسول کی ہدایات و ارشادات چھوڑ کر دوسری باتوں میں خواہ وقتی اور عارضی کیسی ہی دلربائی نظر آتی ہو لیکن اس کا آخری انجام مسلمان کے لئے یقینی طور پر دین دنیا کے خسارہ اور نقصان کے علاوہ ہرگز کچھ نہیں۔ تو گویا پہلا حکم یہاں اہل ایمان کو آیت میں یہ دیا گیا کہ اللہ اور رسول سے کسی معاملہ میں پیش قدمی نہ کیا جائے بلکہ سچی فرمانبرداری اور تعظیم اختیار کی جائے۔ آگے بتلایا جاتا ہے کہ اللہ اور رسول کی سچی فرمانبرداری اور تعظیم اس وقت میسر ہوسکتی ہے جب خدا کا خوف دل میں ہو۔ اگر دل میں خوف خداوندی نہیں تو بظاہر دعوائے اسلام کو نباہنے کے لئے اللہ و رسول کا نام بار بار زبان پر لائے گا اور بظاہر اللہ و رسول کے احکام کو سامنے رکھے گا لیکن فی الحقیقت اپنی اندرونی خواہشات و اغراض کی تحصیل کے لئے ایک حیلہ اور آلہ کار بنائے گا۔ اس لئے آگے بتلایا جاتا ہے کہ یہ یاد رہے کہ جو زبان پر ہے اللہ تعالیٰ اسے سنتا ہے اور جو دلوں میں ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی جانتا ہے پھر اس کے سامنے یہ فریب کہ ظاہر کچھ اور باطن کچھ' کیسے چل سکے گا؟ اس لئے آدمی کو چاہئے کہ حق تعالیٰ سے سچا خوف و ڈر دل میں رکھ کر کام کرے۔

اس آیت میں یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

"اے ایمان والو اللہ اور رسول کی اجازت سے پہلے تم کسی قول یا فعل میں سبقت مت کیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے سب اقوال کو سننے والا اور تمہارے افعال کو جاننے والا ہے۔"

الغرض اس سورۃ میں یہ پہلا حکم ایمان والوں کے لئے بیان ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے پہلے تم کسی قول یا فعل میں سبقت مت کیا کرو اور اس آیت کے تحت بعض علمائے مفسرین نے لکھا ہے کہ علمائے دین اور مشائخ دین کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ وہ وارث انبیاء ہیں اور دلیل میں یہ واقعہ نقل فرمایا ہے کہ کسی موقع پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ حضرت ابو درداءؓ جو ایک صحابی ہیں وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے آگے چل رہے ہیں تو یہ دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو درداءؓ کو تنبیہ فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ۔

"کیا تم ایسے شخص کے آگے چلتے ہو جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے اور فرمایا کہ دنیا میں آفتاب کا طلوع و غروب کسی ایسے شخص پر نہیں ہوا جو انبیاء کے بعد ابوبکر سے بہتر و افضل ہو۔"

(ماخذ معارف القرآن جلد ۸)

اسی لئے علماء نے فرمایا کہ اپنے استاد اور مرشد کے ساتھ بھی یہی ادب ملحوظ رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس ادب پر عمل پیرا ہونے کی توفیق و سعادت نصیب فرمائیں۔

یہ تو تھا اس ابتدائی آیت میں پہلا حکم۔ اب آگے دوسرا اور تیسرا حکم اگلی آیات میں ارشاد فرمایا گیا ہے جس کا بیان انشاء اللہ آئندہ درس میں ہوگا۔

دعا کیجئے

حق تعالیٰ ہمارے دلوں میں اپنے اور اپنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی سچی توقیر و احترام عطا فرمائیں تاکہ ہر معاملہ میں ہم کو قرآن اور سنت کی ہدایات کا اتباع نصیب ہو۔

یا اللہ ہمارے ظاہر و باطن کو یکساں بنا دے اور ہمیں ظاہر میں و باطن میں شریعت مطہرہ کی کامل پابندی نصیب فرما دے اور جملہ احکام الٰہیہ کو بغیر کسی چون و چرا کے ماننے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق مرحمت فرمادے۔

یا اللہ ہماری خواہشات کو اپنے حکم کا تابع بنا دے اور اپنی خواہشات کی پیروی سے ہم سب کو بچالے۔

یا اللہ! شریعت اسلامیہ میں سب سے اول اور اہم مسئلہ آپ کی اور آپ کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور عظمت کا ہے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ شیطان نے دھوکے اور فریب میں ڈال کر اب اسی چیز سے ہم کو محروم کر رکھا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ اور یہی ہماری دین و دنیا کی خرابی کا باعث ہے۔

یا اللہ! ہمارے دلوں میں اپنی اور اپنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور پکی محبت و عظمت و عزت اتار دے اور ہمارے لئے اپنے احکام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات پر چلنا آسان فرما دے کہ اسی میں ہماری دین و دنیا کی بہتری اور بھلائی ہے۔

یا اللہ! ہمیں علمائے ربانی و حقانی کے ادب و احترام کی توفیق نصیب فرما کہ جن کے واسطے سے ہم کو قرآن کریم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم حاصل ہوا۔ یا اللہ! ہمارے دلوں میں اپنا وہ خوف و خشیت عطا فرما کہ ہم آپ کی ہر چھوٹی بڑی نافرمانی سے باز آجائیں اور آپ کے اطاعت گزار اور فرمانبردار بندے بن کر زندہ رہیں۔ (آمین)

واخر دعونا ان الحمدللہ رب العالمین۔

از۔ حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی' مہاجر مدنی مدظلہ

کام کی باتیں

سوچنے سمجھنے اور عمل کرنے کی باتیں

ایمان ایک قلبی چیز ہے جو دل میں پوشیدہ ہے' اس کا پتہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو نہیں چل سکتا

فرمایا اللہ جل شانہ نے محض اپنے فضل و کرم سے کائنات عالم کو وجود بخشا۔ پھر ان کی ہدایت کے لئے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے' ایمان اور کفر کو واضح طور پر بیان فرمایا' ایمان کی جزاء اور کفر کی سزا سے باخبر فرمایا۔ ایمان کا بدلہ جنت ہے جو دائمی انعام ہے نہ وہاں سے نکلیں گے' نہ نکالے جائیں گے اور نہ وہاں سے نکلنا چاہیں گے۔ **لا یبغون عنہا حولا**۔ دیکھو! ایمان کتنی بڑی نعمت ہے۔ دنیا میں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ بن کر رہے اور آخرت میں دائمی جنت پائے۔ اتنی بڑی چیز کتنی سستی کردی۔ اس میں کچھ خرچ ہی نہیں اور نہ کچھ محنت اور کوشش۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کے واسطے سے جو کچھ بھیجا ہے اس کو دل سے مان لینا اور تصدیق کرنا اور زبان سے اقرار کرنا' یہی ایمان ہے۔ چونکہ ایمان ایک قلبی چیز ہے جو دل میں پوشیدہ ہے اس لئے اس کا پتہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو نہیں چل سکتا۔ لہٰذا کوئی اس کو چرا بھی نہیں سکتا اور اس پر ڈاکا بھی نہیں ڈال سکتا۔ اگر کوئی شخص تلوار لے کر کھڑا ہوجائے اور یوں کہے کہ کفر کا کلمہ کہہ ورنہ تجھے قتل کردوں گا تو اس صورت میں کلمہ کفر کہنا بھی جائز ہے بشرطیکہ دل میں ایمان اور تصدیق باقی رہے۔ **الا من اکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان**۔ جیسا کہ ابھی عرض کیا ایمان سب سے بڑی نعمت ہے اور اس کی جزا بھی سب سے بڑی اور دائمی ہے اور یہ نعمت سستی بھی بہت زیادہ ہے کہ اس سے زیادہ سستی کوئی چیز نہیں۔ مادی ضروریات میں بھی اللہ جل شانہ کی یہی عادت ہے کہ جو بہت زیادہ ضرورت کی چیز ہے وہ بہت زیادہ سستی ہے۔ دیکھو زندگی کے لئے سب سے زیادہ ہوا کی ضرورت ہے ہوا میں سانس لیتے ہیں جس سے زندگی برقرار رہتی ہے۔ ہوا کتنی سستی چیز ہے۔ انمول ہے اور بے مول ہے اتنی زیادہ ہے کہ کوئی شخص اس سے بچنا چاہے تو بچ نہیں سکتا جس کی وجہ سے ملاسفہ کو دھوکا لگ گیا اور وہ یہ دعویٰ کر بیٹھے کہ خلاء محال ہے۔

فرمایا ہوا کے بعد پانی کی ضرورت ہے وہ بھی بہت زیادہ سستا ہے۔ سمندروں' نہروں اور کنوؤں سے بے قیمت لے سکتے ہیں۔ اگر کہیں فروخت ہوتا ہے تو بھی بہت سستے داموں میں مل جاتا ہے۔ جتنی اس کی ضرورت ہے اس سے ہزاروں درجہ کم قیمت میں میسر آجاتا ہے۔ پانی کے بعد خوراک کی ضرورت ہے۔ دیکھو گیہوں' چاول اور دوسرا غلہ کس قدر سستا ہے اور جن چیزوں کی ضرورت کم پڑتی ہے یا درجہ ضرورت میں ہے ہی نہیں جیسے سونا' چاندی اور پلاٹینم وغیرہ تو یہ چیزیں مہنگی ہیں۔

فرمایا ایمان کے بعد سب سے بڑا درجہ نماز کا ہے۔ حدیث شریف میں فرمایا ہے کہ اسلام میں نماز کی وہ حیثیت ہے جو جسم انسانی میں سر کی حیثیت ہے۔ نماز بھی ہر عاقل بالغ پر فرض ہے اور یہ بھی سستی چیز ہے باوضو ہو کر پاک کپڑوں میں پاک جگہ قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو کر پڑھ لو۔ جو کپڑے پہلے سے پہنے ہوئے ہیں انہیں کا پاک ہونا کافی ہے۔ نماز پڑھنے کے لئے علیحدہ کپڑوں کی ضرورت نہیں۔ پانی نہ ہو تو مٹی سے تیمم ہوسکتا ہے جو ہر جگہ ملتی ہے۔ اتنی بڑی سعادت کی چیز جو اسلام کا ستون ہے۔ بغیر کسی خرچ کے ادا ہوجاتی ہے۔

فرمایا اب زکوۃ لے لو۔ یہ ہر شخص پر فرض ہیں۔ ۵۹۵ گرام چاندی کا مالک ہو پھر اس مال پر چاند کے اعتبار سے ایک سال گزرا ہو۔ تب زکوۃ کی ادائیگی فرض ہوتی ہے اور فرض بھی کس قدر ہے کل مال کا چالیسواں حصہ دینا فرض ہوتا ہے۔ سو روپے میں سے ڈھائی روپے دینا کوئی زیادہ نہیں۔ زکوۃ مالی عبادت ہے اور اس ادائیگی میں کس قدر آسانی ہے۔

فرمایا اب روزہ دیکھو۔ روزہ میں تو کوئی خرچ ہی نہیں۔ کوئی محنت بھی نہیں۔ وہ تو ترک فعل اور ترک خرچ کا نام ہے۔ کتنی سستی عبادت ہے اور یہ بھی ارکان اسلام میں سے ہے۔ یہ تو بے خرچ کی عبادت لیکن اللہ جل شانہ غیب سے اتنی برکتیں عطا فرماتے ہیں کہ روزے دار کو خوب کھانے کو ملتا ہے۔

اسلام کا پانچواں رکن حج ہے۔ یہ مالی عبادت بھی ہے اور جانی بھی یعنی مال بھی خرچ ہوتا ہے اور سفر بھی کرنا پڑتا ہے۔ اعمال بھی کرنے پڑتے ہیں۔ یہ بھی ہر شخص پر فرض نہیں۔ جس کو اتنا مقدور ہو کہ مکہ معظمہ تک اپنے خرچے سے جا اور آسکے اور پیچھے جن کے خرچے واجب ہیں۔ ان کے لئے اخراجات چھوڑ سکے اس پر فرض ہے۔

فرمایا۔ درحقیقت اسلام پر چلنا بہت آسان کام ہے اور لوگوں نے دنیاداری اور دکھاوے کے لئے جو لوازم اپنے ذمہ لگا لئے ان کو پورا کرنا مصیبتوں کا باعث ہے۔ عام طور سے لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اجی مولوی صاحب دین سے دنیا بھاری ہے۔ یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن عجیب بات یہ ہے کہ بھاری کی طرف سب دوڑتے ہیں اور ہلکے کام کرنا پسند نہیں کرتے جبکہ یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ بھاری دنیا فانی ہے جو عموماً گناہوں کے ذریعے حاصل ہوتی ہے اور گناہوں میں مبتلا کرتی ہے۔

فرمایا۔ قرآن حکیم تو معجزہ ہے ہی' احادیث شریفہ میں بھی اعجاز ہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے۔ آپ

نے کسی سے کچھ پڑھا نہیں۔ اب غور کیا جائے کہ جس نے کسی سے کچھ پڑھا لکھا نہ ہو اس نے پورے عالم کے انسانوں کو جو زندگی گزارنے کے آداب سکھائے اور اجتماعی اور انفرادی زندگی کے احکام بتادیئے۔ یہ کیسے اور کہاں سے معلوم ہوئے یہ تو کوئی پڑھا ہوا بھی نہیں بتا سکتا۔ ظاہر ہے کہ یہ علم آپ کو اللہ تعالیٰ شانہ ہی نے عطا فرمایا۔ خاص کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر پیشنگوئی معجزہ ہے کیونکہ آنے والے حالات کی یہ خبریں خالق کائنات جل مجدہ کے بتائے بغیر کوئی نہیں جان سکتا۔

فرمایا۔ فرائض کا اہتمام اور محرمات اور منہیات سے اجتناب نہ ہو تو کوئی بزرگی نہیں۔ لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ قلب بھی جاری ہے۔ تصوف کے اسباق بھی پورے ہوگئے ہیں بلکہ خلافت بھی مل گئی ہے لیکن بینک میں ملازم ہیں' داڑھی کٹی ہوئی ہے' رشتہ داروں سے تعلقات خراب ہیں' نمازوں میں کوتاہی ہے ان کی طرف کوئی دھیان نہیں۔

نماز روزہ تلاوت یہ سب کام ثواب کے ہیں لیکن اکثر لوگ اس بات سے غافل ہیں کہ گناہوں کو چھوڑنا بھی بڑی عبادت ہے بلکہ تمام عبادتوں سے برتر ہیں۔ حدیث شریف میں ارشاد ہے۔ اتق المحارم تکن اعبد الناس۔ (ترجمہ) تو حرام کاموں سے بچ' سب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا۔ اکثر لوگ اس میں فیل ہوجاتے ہیں۔ نفلی عبادت کا اہتمام کرلیتے ہیں لیکن گناہوں سے نہیں بچتے۔ جس وقت نفس کسی گناہ کے کرنے کا حکم دے اس وقت اپنی خواہش کو اللہ کی رضا کے لئے قربان کردینا عظیم عبادت ہے۔

فرمایا۔ بعض اکابر نے فرمایا کہ ایک قدم اپنے نفس پر رکھ اگلا قدم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ وصول الی اللہ میں نفس ہی آڑے آتا ہے۔ اگر نفس پر قابو پالیا اور اس کے کہنے سے گناہوں کو اختیار نہ کیا اور اسے سمجھا بجھا کر عبادت میں لگالیا تو وصول آسان ہوجائے گا۔ یہی وصول ہے' جب گناہوں سے بچ گیا اور عبادات کا ذوق پیدا ہوگیا اور دوام طاعت کثرت ذکر کی نعمت حاصل ہوگئی اور نفس اخلاق طیبہ سے متحلی اور اخلاق رذیلہ سے متخلی ہوگیا تو یہی وصول الی اللہ ہے۔

فرمایا۔ کبھی ایک مصرعہ کہیں پڑھا تھا یا کسی بزرگ سے سنا تھا۔

رفتم کہ خار از پاکشم محمل نہاں شد از نظر
یک لحظہ غافل گشتم و صد سالہ راہم دور شد

ترجمہ۔ میں پاؤں سے کانٹا نکالنے لگا اتنی سی دیر میں سو سال کی مسافت قطع کرنے ہونے سے رہ گئی۔

یہ محض ایک شاعری نہیں' حقیقت ہے۔ اعمال صالحہ کی محرومی ہونے سے یہی صورتحال پیش آتی ہے۔ اذان ہوئی وضو پہلے سے ہے' مسجد کے لئے روانہ ہوگئے۔ سنتیں نماز کھڑی ہونے سے پہلے پڑھ لیں پھر پوری نماز تکبیر اولیٰ کے ساتھ پڑھ لی۔ بڑی بڑی نیکیاں ملتی چلی گئیں لیکن اگر اذان ہونے کے بعد دیر لگائی یہ سوچا کہ ابھی تو اذان ہوئی ہے اور ذرا ابھی کسی کام میں لگا یا نیند کا جھونکا آگیا تو پھر وضو کرنے میں یا مسجد کو جانے میں یا تو سنتیں چلی جائیں گی یا تکبیر اولیٰ چھوٹ جائے گی یا ایک دو رکعت چلی جائے گی۔ اس سے آخرت کے عظیم ثواب سے محرومی ہوجائے گی۔ ذرا سی سستی میں تکبیر اولیٰ چلی جاتی ہے اور ذرا سی لایعنی بات کرنے سے ذکر اللہ چھوٹ جاتا ہے۔

حرمین شریفین میں عموماً" ہر نماز کے بعد جنازہ کی نماز ہوتی ہے۔ اگر کسی کی فرضوں کی پہلی رکعت چلی گئی تو نماز جنازہ کی شرکت سے رہ جائے گا۔ نماز جنازہ کا کتنا بڑا ثواب ہے۔ اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب سمجھتے ہوئے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ گیا اور نماز جنازہ پڑھنے تک اور اسکے دفن سے فارغ ہونے تک ساتھ ہی رہا تو وہ ثواب کے دو قیراط لے کر واپس ہوا۔ ہر ایک قیراط اتنا بڑا ہوگا جتنا احد پہاڑ ہے۔ جس شخص نے صرف جنازہ کی نماز پڑھی اور دفن سے پہلے واپس ہوگیا تو وہ ایک قیراط لے کر واپس ہوا۔ (قیراط وزن کرنے کا ایک چھوٹا سا باٹ ہوتا تھا' یہاں ثواب کا حصہ مراد ہے) صرف نماز جنازہ پڑھنے تک ایک قیراط ثواب ملنے کا وعدہ فرمایا اور قیراط کو احد پہاڑ کے برابر بتایا۔ اتنے بڑے ثواب سے ذرا سی غفلت اور سستی کی وجہ سے محرومی ہوجاتی ہے اگر مسجد میں دو منٹ پہلے پہنچ جاتے تو فرضوں کی پوری رکعتیں مل جاتیں اور جنازہ کی نماز پڑھنے کا بھی موقع مل جاتا۔ کسل مندی اور سستی مسابقت الی الخیرات اور مبادرت الی الحسنات سے روکتی ہے۔

تذکرہ

تحریر۔ بابو شفقت قریشی سہام

امیرِ شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ

آپ بہت خوبیوں کے مالک تھے‘ آپ کی تقریروں میں پانی کی سی روانی اور تلوار کی کاٹ تھی

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے آباؤ اجداد گجرات کے قصبہ ناگڑیاں کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد ضیاء الدین احمد تبلیغ دین کے لئے بہار کے شہر پٹنہ گئے اور وہیں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ شاہ جی کی پیدائش پٹنہ میں ہوئی۔ والدین کی طرف سے عطاء اللہ جبکہ ننھیال کی طرف سے شرف الدین احمد نام رکھا گیا۔ دینی تعلیم گھر ہی حاصل کی اور دو سال میں قرآن حفظ کرلیا۔ قرات میں ان کے استاد کویت کے محمد عمر عاصم تھے۔ جن سے عربی تلفظ اور حجازی لے میں تلاوت کرنا سیکھا۔ شاہ جی کی قرات اس قدر پر اثر ہوتی تھی کہ کئی غیر مسلم خاندان سن کر حلقہ بگوش اسلام ہوگئے تھے۔ علامہ اقبال‘ شاہ جی سے قرآن سنتے تو ان پر رقت طاری ہوجاتی اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوجاتے تھے۔ ہندو‘ سکھ‘ عیسائی اور دوسرے کئی غیر مسلم آپ سے قرآن سننے کے بے حد شائق تھے اور ان کے جلسوں میں غیر مسلموں کی کافی تعداد ایک خاص لے میں قرآن سننے کے لئے موجود ہوتی تھی۔ شاہ جی پیدائشی عالم دین اور آزادی پسند لیڈر تھے۔ ان کی زندگی کے تین مشن تھے۔ انگریز کو ہندوستان سے نکالنا‘ ناموس رسالت کی حفاظت اور مسلمانوں کے اندر دینی شوق اور جذبہ پیدا کرنا اور ان کو سیاسی طور پر بیدار کرنا۔ جب خلافت ترکیہ کی حمایت میں جلسے جلوس شروع ہوئے تو انہوں نے ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنی ایمان افروز‘ سحر آفرین تقاریر اور شعلہ بیانی اور جذبہ ایمانی سے لوگوں کو اس قدر متاثر کیا کہ ان کا شمار جلد ہی ملک کے مشہور اور مقبول ترین رہنماؤں میں ہونے لگا۔ آل انڈیا مسلم لیگ اور کانگریس کے مشترکہ جلسوں میں انہوں نے شرکت کی تھی اور پہلی دفعہ جیل بھی کاٹنا پڑی تھی۔ تحریک آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ۱۹۴۷ء میں آزادی حاصل کرنے تک تقریباً ڈیڑھ درجن مرتبہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ایک ہی وقت میں بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ ایک اعلیٰ سیاستدان‘ ولی اللہ مبلغ‘ خطابت کے شہسوار‘ ادب کے شہنشاہ‘ برصغیر کے خطیبوں میں اعلیٰ مقام رکھتے‘ تقریروں میں پانی کی سی روانی اور تلوار کی طرح کاٹ تھی۔ شیریں گفتار‘ خوش طبعی اور فصاحت و بلاغت میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔ شرک و بدعت‘ جاہلانہ اور غیر اسلامی رسوم کے سخت خلاف تھے۔ قرآن و حدیث کی تعلیمات گھر گھر پہنچانے کے لئے ملک کے کونہ کونہ تک گئے۔ ان کے دل کے اندر رسول اللہ کی محبت اس قدر جاگزیں تھی کہ مدعیان نبوت کو اپنا دشمن سمجھتے تھے اور ان سے ہر قسم کا جہاد کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ انہوں نے ایک مرد قلندر کی طرح گلی گلی‘ کوچہ کوچہ جاکر لوگوں کے دلوں میں انگریزوں کے خلاف نفرت پیدا کی اور مرزائیت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ان کی پہلی تقریر آریہ سماج کی شرارتوں کے خلاف تھی۔ تقریر چاہے سیاسی ہو‘ سماجی ہو یا مذہبی۔ شاہ جی کو اس پر ہر لحاظ سے عبور حاصل ہوتا تھا۔ وہ سامعین کی نفسیات کو سمجھتے تھے اور اسی نسبت سے تقریر کرتے تھے۔ گھنٹوں کی مسلسل خطابت کے باوجود نہ تو خود تھکتے تھے اور نہ ہی سامعین بوریت محسوس کرتے تھے۔ بعض اوقات لطیفے سنا کر اپنا مقصد لوگوں تک پہنچاتے تھے اور بعض اوقات تاریخ کی ورق گردانی کرکے لوگوں کی روح کو گرماتے تھے۔ بلاشبہ وہ ایک بے مثال مقرر تھے۔ جن کے بارے میں ان کے ہم عصر اکابرین جن میں شاعر مشرق علامہ اقبال‘ مولانا سید حسین احمد مدنی‘ مولانا احمد علی لاہوری‘ مولانا شوکت علی‘ خواجہ حسن نظامی اور مولانا ظفر علی خان شامل ہیں‘ ایک اعلیٰ رائے رکھتے ہوئے انہیں خطابت کا شہسوار کہتے تھے۔ اور تو اور غیر مسلم بھی آپ کی تقریروں کو اس قدر پسند کرتے تھے کہ کئی کئی گھنٹے جم کر بیٹھے رہتے تھے۔ کیا مجال کہ کوئی حاضرین میں سے جلسہ گاہ چھوڑ کر جاسکے۔ یہ ان کی خطابت کے کمال کی وجہ سے تھا۔ ایک ہی لمحہ میں ہنسا دیتے اور دوسرے لمحے رلا دیتے تھے۔ بعض دفعہ یوں بھی ہوا کہ مخالفین نے گڑبڑ پھیلانے کے لئے شرپسند جلسہ گاہ میں بھیجے لیکن وہ اس قدر تقریر سننے میں محو ہوگئے کہ ان کو اپنا مشن ہی بھول گیا۔ چودھری افضل حق سرکاری ڈیوٹی پر خفیہ ڈائری لکھنے آئے تھے مگر تقریر نے وہ جادو دکھایا کہ نوکری سے استعفیٰ دیا تو منظور کرلیا گیا مگر خفیہ ڈائری لکھنی گوارہ نہ کی اور اس کے بعد ایسے گرویدہ ہوئے کہ بخاری صاحب کے مشن کو آگے بڑھانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔

شاہ جی خود شاعر تھے اور ندیم تخلص رکھتے تھے۔ وہ بے تکلف شاعری کے قائل تھے۔ لیکن علامہ اقبال کے اشعار خوب دلچسپی لے کر پڑھتے اور لوگوں کو سنایا کرتے تھے۔ انگریز حکمرانوں کے دل و دماغ میں فرعونیت اس قدر سرائیت کرچکی تھی کہ امرتسر کے جلیانوالہ باغ میں نہتے مسلمانوں کو ظلم و بربریت سے گولیوں کا نشانہ بنا کر خون کی ہولی کھیلی۔ شاہ جی شیر کی گرج سے باہر نکلے اور بھرپور انداز سے اس ظالمانہ اقدام کے خلاف لوگوں کو خواب غفلت سے جگایا اور حسن بیان کی بدولت لوگوں کے دلوں کو فوراً جیت لیا۔ شاہ جی نے مجلس احرار اسلام کے باقاعدہ پلیٹ فارم سے ناموس تحفظ ختم نبوت‘ حاکمیت الہیہ کے نفاذ اور انگریزوں کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے جب صدا بلند کی تو انہیں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ انگریز کو ہندوستان سے نکالنے کی حد تک ایک کتے سے بھی تعاون کرنے کو تیار ہوں اور ایک مسلمان ہونے کے باوجود ان سوروں کا ریوڑ چرانے کے لئے بھی تیار ہوں۔ جو انگریزوں کی فصل کو روندھ ڈالے۔ انگریز کی دشمنی میں اس قدر آگے جاچکے

بقیہ ۲۰ پر

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قادیانیوں سے دو سوال

جن پر غور و فکر کرنا ان کے لئے ہدایت کا راستہ کھول سکتا ہے

②

مرزا نے مذکورہ بالا کتاب میں یہ بھی لکھا تھا کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ چونکہ یہ عاجز مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور چونکہ اس عاجز کو مسیح علیہ السلام سے مشابہت تامہ حاصل ہے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے اس عاجز کو بھی مسیح علیہ السلام کی مذکورہ بالا پیشگوئی میں شریک کر رکھا ہے' یعنی حضرت مسیح علیہ السلام ظاہری اور جسمانی طور پر اس پیشگوئی کا مصداق ہیں اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر۔ چنانچہ مرزا لکھتا ہے:۔

"لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر بھی ایک مشابہت ہے...... سو چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے اس لئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشگوئی میں ابتدا سے اس عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے یعنی حضرت مسیح پیشگوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اس کا محل اور مورد ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۴۹۹/ روحانی خزائن جلد اول ص ۵۹۳-۵۹۴)

مرزا نے مندرجہ بالا عبارت میں ذکر کیا ہے کہ اس پر مندرجہ ذیل امور ظاہر کئے گئے ہیں۔

۱۔ مرزا مسیح علیہ السلام کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے۔

۲۔ مرزا کو مسیح علیہ السلام سے مشابہت تامہ حاصل ہے۔

۳۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کی پیشگوئی میں ابتدا ہی سے مرزا کو بھی شریک کر رکھا ہے۔

۴۔ مسیح علیہ السلام سورۃ الصف کی مذکورہ بالا پیشگوئی کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہیں اور مرزا صرف روحانی اور معقولی طور پر اس کا محل و مورد ہے۔

سوال یہ کہ یہ چار باتیں مرزا پر کس نے ظاہر کی تھیں؟ اللہ تعالیٰ نے یا شیطان نے؟ اور یہ کہ یہ چار باتیں جو مرزا پر ظاہر کی گئیں صحیح تھیں یا غلط؟ سچی تھیں یا جھوٹی؟

③

مرزا غلام احمد قادیانی نے مذکورہ بالا کتاب میں اپنے الہام کے حوالے سے یہ لکھا تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلال کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور یہ کہ مرزا کا زمانہ حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ کے لئے بطور ارہاص واقع ہوا ہے۔ چنانچہ مرزا لکھتا ہے:۔

"عسیٰ ربکم ان یرحم علیکم و ان عدتم عدنا و جعلنا جھنم للکافرین حصیرا۔ خدائے تعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔ یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام و نشان نہ رہے گا۔ اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کر دے گا۔ اور یہ زمانہ اس زمانہ کے لئے بطور ارہاص کے واقع ہوا ہے یعنی اس وقت جلالی طور پر خدائے تعالیٰ اتمام حجت کرے گا۔ اب بجائے اس کے جمالی طور پر یعنی رفق اور احسان سے اتمام حجت کر رہا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۰۵-۵۰۶/ روحانی خزائن جلد اول ص ۶۰۱-۶۰۲)

مرزا نے مندرجہ بالا عبارت میں اپنے الہام کے حوالے سے جو باتیں لکھیں۔ یعنی۔

۱۔ حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے۔

۲۔ اور یہ زمانہ اس زمانے کے لئے بطور ارہاص واقع ہوا ہے۔

سوال یہ ہے کہ مرزا کی یہ دونوں الہامی باتیں سچی تھیں یا جھوٹی؟

تحریر۔ مولانا محمد جمیل خان

نگران حکومت کی قادیانیت نوازی کیخلاف

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا رد عمل

تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے ۱۰/ستمبر ۱۹۹۳ء بروز جمعہ احتجاجی قراردادیں منظور کیں

قادیانی تبلیغ پر پابندی عائد کی جائے اور قادیانیوں کو آئین و قانون کا پابند کیا جائے

قادیانیت اسلام اور پاکستان کے لئے ایسا بڑا ناسور ہے، جس نے ملک و ملت کی جڑیں کھودنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ انگیز سرکار نے دور غلامی میں مسلمانوں پر ظلم و ستم کے جو پہاڑ توڑے اور ان کے جذبہ جہاد اور جذبہ حریت کو کچلنے کے لئے جو حربے اختیار کئے، تاریخ میں وہ محفوظ ہیں۔ ظلم اور ایذا رسانی کا کوئی حربہ باقی نہیں رہ گیا تھا۔ مہذب اور تعلیم یافتہ کہلانے والی قوم مسلمانوں کے لئے دور جاہلیت کی بربری قوم سے بھی بدتر تھی اور جہاد کرنے والوں یا مسلمانوں میں اسلامی شعور اور جذبہ حریت پیدا کرنے والوں کے لئے تو یہ مہذب قوم وحشت اور بربریت کے تمام ریکارڈ توڑ رہی تھی۔ خنزیر کی کھالوں میں سی دینا اور پانی پت کے کالے پانی میں قید کر دینا عام سی بات تھی لیکن ان کے یہ تمام حربے شمع حریت کو کچلنے کی بجائے مہمیز کا کام دینے لگے اور آزادی کی تحریک جس کا آغاز سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید رحمتہ اللہ علیہم نے بالاکوٹ میں کیا تھا اور جس کو حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا محمد قاسمؒ، مولانا حافظ ضامن شہیدؒ نے شاملی کے میدان میں جہاد کی صورت میں دوبارہ زندہ کیا اور جس کو شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ، شیخ الاسلام مولانا حسین احمدؒ نے عوامی تحریک کی شکل دی اور جس کی عملی تصویر کا خواب مولانا شبیر احمد عثمانی اور مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا ظفر احمد عثمانی نے سرحد اور سلہٹ ریفرنڈم میں کامیابی کے بعد پاکستان بنا کر اور مشرقی و مغربی پاکستان میں جھنڈا لہرانے کی تعبیر کی شکل میں مسلمانوں کو دیا۔ اس جذبہ جہاد اور جذبہ حریت کو کچلنے کے لئے وحشت اور بربریت کے ساتھ ساتھ انگریز دانشوروں اور پادریوں نے مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی کی حیثیت سے پیش کر کے اس سے جہاد کے حرام ہونے اور انگریز حکومت کی وفاداری کرنے کے خدا کے پیغام سنانے شروع کئے تاکہ مسلمان ہمیشہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رہیں۔ علماء کرام نے دیگر سازشوں کی طرح اس سازش کو ناکام بنانے کے لئے جدوجہد شروع کی تو ان پر جیل اور ظلم و ستم کے دروازے کھل گئے۔ مناظروں اور مباحثوں سے قادیانیت کی اسلام دشمنی، مسلم دشمنی اور ملک دشمنی واضح کرنے کی تحریک کا آغاز علماء لدھیانہ نے کیا۔ مولانا مفتی رشید احمد گنگوہی کی طرف سے کفر کے فتویٰ نے اس تحریک کو فرقہ واریت سے نکال کر کفر اور اسلام کی جنگ میں تبدیل کیا۔ مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ نے امیر شریعت حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری کے ہاتھ پر عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے لئے کام کرنے کے لئے خود اور علماء کرام کی بیعت کرا کر تحریک ختم نبوت کو ایک منظم و عملی شکل دی۔ مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری، پیر مہر علی شاہ، مولانا محمد علی جالندھری، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا داؤد غزنوی، صاحبزادہ ابو الحسنات قادری، مولانا لال حسین اختر اور

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

شاعر۔ نظام مظفر ادی

پیمبر مصطفیٰ کے بعد کوئی آ نہیں سکتا
یہ فرمان الٰہی ہے کوئی جھٹلا نہیں سکتا

فقط سرکار کو ہے انبیاء میں یہ شرف حاصل
کہ سردار دو عالم کوئی بھی کہلا نہیں سکتا

شب معراج میں سرکار کو قربت وہ حاصل تھی
قریب اللہ کے اتنا تو کوئی جا نہیں سکتا

زمانہ آپ کی معراج پہ حیران و ششدر ہے
کوئی اک لمحے میں عرش علیٰ سے آ نہیں سکتا

اک انگلی کے اشارے سے قمر دو پارہ کر ڈالا
جہاں میں کوئی ایسا معجزہ دکھلا نہیں سکتا

نظام زندگی کو آپ نے پل میں بدل ڈالا
کوئی بھی انقلاب ایسا جہاں میں لا نہیں سکتا

ہزاروں علماء کرام نے ۱۸۸۹ء سے لے کر ۱۹۵۳ء تک اس تحریک کو ہر محاذ پر جاری رکھا۔ ۱۹۵۳ء میں پورے ملک میں عظیم الشان ختم نبوت تحریک کا آغاز ہوا۔ صرف لاہور میں دس ہزار افراد نے عقیدہ ختم نبوت کے لئے جان کا نذرانہ پیش کیا۔ دو لاکھ سے زائد افراد پابند سلاسل ہوئے۔ ہزاروں افراد لاپتہ ہوگئے۔ خواجہ ناظم الدین جیسے دین دار شخص نے مسلمانوں کی بجائے قادیانیوں کا تحفظ کیا اور آخرکار فوج کے بل بوتے پر تحریک ختم نبوت کو دبا دیا گیا۔ ۱۹۵۳ء کے بعد مجلس احرار الاسلام پر پابندی عائد ہوئی تو حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے صرف عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیت کی تردید اور ان کا ہر محاذ پر تعاقب کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کا مذہبی پلیٹ فارم تشکیل دیا اور تحریک ختم نبوت کا ازسرنو آغاز ہوا۔ حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے قادیانیت کے فروغ اور مسلمانوں کی دشمنی کے لئے حکومت پاکستان کی جو غلط پالیسی وضع کی' بعد والی حکومتیں اسی پر چل کر مجلس تحفظ ختم نبوت کا راستہ روکتی رہیں۔ بدقسمتی کی اس سے زیادہ اور کیا بات ہوگی کہ پاکستانی حکومت کی طرف سے تبلیغ اسلام کے نام پر مختص کروڑوں روپے کا فنڈ اور غیر ملکی سفارت خانوں کا تبلیغی دائرہ قادیانیت کی تبلیغ کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ ۱۹۷۴ء تک مجلس تحفظ ختم نبوت تمام تر قانونی' اخلاقی' شرعی دباؤ کے باوجود حکومت پاکستان کو یہ باور نہ کرا سکی کہ قادیانیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ اسلام کے نام پر ملت اسلامیہ کا ایک ایسا ناسور ہے جو آہستہ آہستہ سادہ لوح مسلمانوں کو ارتداد اور کفر کی طرف دھکیل رہا ہے۔ ہزاروں لوگ لاعلمی کی بنا پر کفر کے اندھیروں میں جا رہے ہیں۔ حکومت کی پشت پناہی اور سرکاری مراعات کا یہ حال ہوگیا تھا کہ تمام بڑے بڑے افسران' ملک کے بجائے ربوہ کی انتظامیہ اور قادیانی گروہ کے سربراہ کے وفادار تھے۔ ربوہ ایک اسٹیٹ کی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔ جہاں حکومت پاکستان کا قانون نافذ العمل نہیں تھا۔ فضائیہ کے قادیانی سربراہ نے قادیانیوں کے سالانہ اجتماع کے موقع پر مرزا ناصر کی ہدایت پر جہازوں کے ذریعہ سلامی پیش کی۔ مئی ۱۹۷۴ء میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر کالج کے نہتے اور معصوم طلباء پر ایک ہزار مسلح قادیانیوں نے اس لئے حملہ کیا کہ ان طلبا نے ربوہ اسٹیشن پر قادیانیوں کی تبلیغ کے مقابلے میں ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے۔ آدھا گھنٹہ مسلسل ان معصوم طلباء کو وحشیانہ انداز میں زدوکوب کیا گیا۔ کمال یہ ہے کہ حکومت یا پولیس کا کوئی کارندہ ان معصوم طلباء کی امداد کو نہیں آیا۔ اسٹیشن ماسٹر جو کہ احمدی تھا اس نے بڑی رد وقدح کے بعد دوسرے اسٹیشن اطلاع دینے کی اجازت دی۔ فیصل آباد ریلوے اسٹیشن پر ان طلباء کو طبی امداد فراہم کی گئی اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے ان سے حالات معلوم کئے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کا یہ نقطہ آغاز اتنا مبارک ثابت ہوا کہ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوری کی قیادت میں مجلس تحفظ ختم نبوت نے تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے تعاون سے عظیم الشان تحریک چلائی۔ قومی اسمبلی میں مولانا مفتی محمود نے اپنے ساتھیوں سمیت ایک قرارداد پیش کی۔ آخرکار ۴ ماہ کی عظیم الشان تحریک کے بعد ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے قادیانیت کو غیر مسلم اقلیتوں کی فہرست میں داخل کیا۔ اس طرح ۹۰ سالہ تحریک کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ حکومت نے آئین میں ترمیم تو کرلی لیکن قانون سازی نہ ہوئی۔ ۱۹۸۴ء میں ایک تحریک کے نتیجے میں امتناع قادیانیت آرڈیننس صدر ضیاء الحق مرحوم نے جاری کیا۔ ۱۹۹۳ء جولائی میں سپریم کورٹ کے ایک بنچ نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خلاف قادیانیوں کی اپیلیں مسترد کرتے ہوئے آئین میں ترمیم اور آرڈیننس کو حقوق انسانیت کے مطابق قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ بھی دیگر غیر مسلم اقلیتوں کی طرح اپنی عبادت اور عبادت گاہ کا جداگانہ طرز اختیار کریں۔

سپریم کورٹ کے اس تاریخی فیصلے سے پہلے قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا طاہر کا خیال تھا کہ سپریم کورٹ قادیانیوں کے حق میں فیصلہ کرے گی۔ اس طرح وہ اور اس کی جماعت کے اہم ارکان دوبارہ پاکستان کو اپنا مرکز بنا کر اپنے مذہب کی آزادانہ تبلیغ کریں گے۔ اس لئے سپریم کورٹ کی طرف سے فیصلہ محفوظ ہونے کے بعد مرزا طاہر نے پیشگوئیاں شروع کردی تھیں کہ "حق لوٹایا جانے والا ہے۔ حق کا راستہ کھلنے والا ہے۔ پاکستان دوبارہ حق کی طرف لے جایا جائے گا۔ فیصلہ ہوچکا۔" عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کو مرزا طاہر کے ان بیانات سے بہت زیادہ تشویش تھی۔ حکومت کو مرزا طاہر کے بیانات کی طرف توجہ بھی دلائی گئی لیکن حکومت' امریکہ کے خوف سے کوئی اقدام کرنے سے گریزاں رہی۔ سپریم کورٹ کے اس فیصلے کے بعد پاکستان کی حکومت کو غیر مستحکم کرنے کے حربے شروع ہوگئے۔ ایم ایم احمد نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ کار حکومت کے خلاف تنگ کرنا شروع کردیا' یہاں تک کہ منتخب حکومت کو مستعفی ہونا پڑا۔ اسمبلی ختم ہوگئی اور نگران حکومت قائم ہوگئی۔ نگران حکومت کی قیادت اور سربراہی کے لئے معین الدین قریشی کا نام آیا' جس کو پاکستان میں کوئی نہیں جانتا تھا۔ معلوم ہوا کہ ان کا تعلق ورلڈ بینک میں ایم ایم احمد کے پنجابی گروپ سے تھا اور ان ہی کی تجویز پر ان کو نگران وزیراعظم کی حیثیت سے بلایا گیا۔ تین بڑوں یعنی غلام اسحاق خان' نواز شریف' بے نظیر بھٹو نے ان کے نام پر متفق ہونا پسند کیا۔ اس طرح پاکستان کے تین بڑوں کو پاکستان میں کوئی دیانت دار شخص دستیاب نہ ہوسکا۔ اس سے زیادہ پاکستان کی اور کیا بدقسمتی ہوگی کہ پاکستان میں کوئی بھی متفقہ شخصیت باقی نہیں رہی۔ امریکہ کی آشیرواد بھی معین الدین قریشی صاحب کو حاصل تھی۔ اس لئے تمام مراحل تیزی کے ساتھ بخوبی انجام پاگئے اور موجودہ نگران حکومت قائم ہوگئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو ان خبروں پر بھی تشویش ہوئی اور برمنگھم کی عالمی ختم نبوت کانفرنس میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر مقررین نے مطالبہ کیا کہ معین الدین قریشی اپنی پوزیشن واضح کریں اور قادیانیوں کے پروپیگنڈوں کا مثبت جواب دیں۔ لیکن تاحال معین الدین قریشی صاحب نے مذہب کے حوالہ سے کسی وضاحت کی ضرورت محسوس نہیں کی البتہ اپنے پاکستانی ہونے کا ثبوت کئی مرتبہ پیش کیا۔ یہاں تک تو بات قابل برداشت تھی۔ لیکن نگران وزیراعظم کے بعض اقدامات نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کی تشویش میں اضافہ کیا اور وہ محسوس کرنے لگے کہ اگر

دینی قوتوں کا اتحاد وقت کی اشد ضرورت ہے

از۔ اللہ دتہ مجاہد' قصور

السلام علیکم! گزارش ہے کہ ۴۵ سالہ مسلم لیگ اور ۲۵ سالہ پیپلزپارٹی کا کردار آپ کے سامنے ہے۔ قرآن وسنت کے قانون کے بجائے طاغوتی قانون جاری کرکے اسلام کا مذاق اڑایا گیا۔ ختم نبوت کی نفی' صحابہ کی توہین اور علماء کی تذلیل اور بدنام کرنے کی کوشش ہر دور میں ہوتی رہی۔ نیز ملک میں فحاشی' عریانی کو فروغ حاصل رہا جبکہ لادینی' طاغوتی طاقتیں اسلام کے خلاف منظم سازشیں کررہی ہیں' ان سے ہرگز ہرگز اتحاد نہ کیا جائے بلکہ اسلام کے نفاذ کے لئے تمام دینی قوتوں کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے لہٰذا اسلامی پلیٹ فارم سے الیکشن میں حصہ لیا جائے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جب بھی آپ نے اتحاد کیا تو بڑی سے بڑی طاقت آپ کے سامنے جھکنے پر مجبور ہوگئی اور انشاء اللہ آپ کے اتحاد کے سامنے کوئی طاقت نہیں ٹھہر سکتی۔

نوٹ:۔ صدر اسحاق سے ایم ایم احمد قادیانی اور منظور وٹو کی ملاقاتوں کے بعد مرزائیوں کی سرگرمیاں پورے ملک میں زور پکڑ گئی ہیں' مرزائی جھوٹی نبوت کی تبلیغ اور پرچار کررہے ہیں۔ جس پر فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

آپ کرسی کی خاطر اکٹھے ہوسکتے ہیں' صدر اسحاق اور نواز شریف کی صلح کے لئے کوشش کرسکتے ہیں تو پھر اسلام کے نفاذ کے لئے کیوں اکٹھے نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ایک ہو مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

نگران حکومت کی ان کارروائیوں کو نہ روکا گیا تو پاکستان، قادیانیت اسٹیٹ بننے کے لئے تر نوالہ بنتا چلا جائے گا۔ نگران وزیر اعظم کی ہدایت پر سب سے پہلے تحفظ حقوق انسانی کمیشن میں قادیانیوں کو نمائندگی دی گئی۔ مرزائیوں کی طرف سے امتیازی قوانین کے نفاذ کا شور پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے عرصہ سے جاری ہے۔ عدالت عالیہ نے اپنے فیصلے میں مرزائیوں کے اس دعوے کو باطل قرار دیا تھا مگر نگران وزیر اعظم نے اقلیتوں کے لئے امتیازی قوانین کا جائزہ لینے کے لئے کمیشن قائم کر کے مرزائیوں کے اس دعوے کو تقویت پہنچائی اور ایک طرح سے اس کی تائید کر کے مسلمانان پاکستان اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے موقف کو جھٹلایا۔ انتخابات کے نازک موقع پر کلیدی عہدوں پر قادیانی افسران کو متعین کیا۔ جسٹس ایس کے سلام جن کی قادیانیت نوازی مشہور اور مختلف فیصلوں میں وہ اس کا برملا اظہار کر چکے ہیں اور جن کے عزیز قادیانی ہیں، ان کو ملک کا وزیر قانون نامزد کر دیا۔ یہ اقدام ایسے نہیں تھے جن سے صرف نظر کی جا سکے۔ اس لئے امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا خواجہ خان محمد اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر ان اقدامات کو واپس لے لیکن نگران حکومت نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان تمام جماعتوں کا اجلاس طلب کیا جو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شامل تھیں اور اس میں فیصلہ کیا کہ ۱۰/ ستمبر بروز جمعۃ المبارک کو پورے ملک میں یوم احتجاج منایا جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اس اپیل پر تمام مذہبی جماعتوں اور تمام علماء کرام نے خیر مقدم کیا اور جمعۃ المبارک کو پورے ملک میں یوم احتجاج منایا گیا۔ کراچی، ٹھٹھہ، دادو، بدین، حیدر آباد، جیکب آباد، سکھر، کوئٹہ، خضدار، ژوب، مکران، لسبیلہ، تربت، چاغی، قلات، فورٹ منرو، رحیم یار خان، خانپور، بہاولپور، شجاع آباد، ملتان، بہاولنگر، احمد پور شرقیہ، بھکر، خانیوال، ساہیوال، رائے ونڈ، کوٹ ادو، لیہ، لاہور، فیصل آباد، چنیوٹ، مظفر گڑھ، سرگودھا، ربوہ، ڈیرہ غازی خان، تونسہ، فتح جنگ، میانوالی، قصور، گوجرانوالہ، گجرات، وزیر آباد، جہلم، چکوال، لالہ موسیٰ، راولپنڈی، ٹیکسلا، واہ کینٹ، کامرہ، اٹک، حضرو، تربیلہ، جہانگیرہ، اکوڑہ خٹک، نوشہرہ، پشاور، صوابی، مردان، چارسدہ، مالاکنڈ، کاکا خیل دیر، سوات، مینگورہ، باجوڑ ایجنسی، گلگت، اسکردو، ہنزہ، چلاس، کوہستان، میران شاہ، میر علی، بنوں، کوہاٹ، لاچی، لکی مروت، ڈیرہ اسماعیل خان، پیزو، عبدالخیل، ہری پور ہزارہ، ایبٹ آباد، بٹ گرام، مانسہرہ، آلائی میں ایک لاکھ سے زائد مساجد میں خطباء کرام اور مشائخ عظام نے قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا کہ نگران حکومت قادیانیت نوازی ختم کرے۔ تحفظ حقوق انسانی کمیشن سے قادیانیوں کی نمائندگی ختم کی جائے۔ اقلیتوں کے لئے امتیازی قوانین کے جائزہ کے لئے قائم کمیشن ختم کیا جائے۔ وزیر قانون کو برطرف کیا جائے۔ قادیانیوں کی کھلے عام تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔ قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند کیا جائے۔ آئین کی خلاف ورزی پر مرزا طاہر پر مقدمہ چلایا جائے۔ قادیانیوں کی مساجد کی شکل میں قائم عبادت گاہیں منہدم کی جائیں۔ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی قادیانی کوششوں کا سدباب کیا جائے۔ مساجد میں قراردادوں، کے علاوہ جمعیت علماء اسلام سمیع الحق گروپ، متحدہ دینی محاذ، جمعیت علماء اسلام فضل الرحمان گروپ، اسلامی جمہوری محاذ، سپاہ صحابہؓ پاکستان، سواد اعظم اہلسنت پاکستان، سنی مجلس عمل، جماعت غرباء اہلحدیث، یوم فاروق اعظم کمیٹی، تحفظ حقوق اہلسنت، تنظیم اہلسنت پاکستان، جماعت اشاعت التوحید و السنۃ، جمعیت اہلسنت والجماعت، پاکستان اسلامک فرنٹ کے رہنماؤں اور کارکنوں نے تائید کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام مطالبات فوراً منظور کئے جائیں بصورت دیگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جو تحریک چلائے گی، تمام جماعتیں اس کی مکمل حمایت کریں گی۔

قسط اول

تحریر: محمد طاہر رزاق، لاہور

بیماریوں کا عالمی چیمپئن

نبی افرنگ' مرزا قادیانی کی وحشتناک و عبرتناک داستان حیات سے ایک ورق

ایک دن میں اپنے ایک عزیز کی عیادت کے لئے میو اسپتال لاہور چلا گیا۔ اسپتال کی فضاؤں میں خوف و افسردگی پھیلی ہوئی تھی۔ وارڈوں سے باہر پلاٹوں میں مریضوں کے عزیز و اقارب زمین پر چادریں بچھائے کھلے آسمان تلے بیٹھے تھے۔ ایمبولینس گاڑیوں کے خوف ناک ہارن' ماحول میں مزید خوف و ہراس پھیلا رہے تھے۔ مریضوں کو اٹھائے ریڑھیاں آپریشن تھیٹر کی طرف رینگ رہی تھیں۔ آپریشن تھیٹر کے باہر لوگوں کا ایک ہجوم اپنے اپنے مریضوں کی خبر سننے کے لئے گوش بر آواز تھا۔ مختلف وارڈوں سے مریضوں کے کراہنے کی آوازیں آرہی تھیں اور جب کہیں کوئی مریض دم توڑ جاتا تو اس کے لواحقین کے نالہ و شیون سے اسپتال کے درو دیوار کانپ اٹھتے۔ میں نے اسپتال کے پودوں اور درختوں کو دیکھا ان کے چہرے بھی اداس اداس اور افسردہ تھے گویا وہ بھی انسانوں کی تکلیف میں ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔

اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے میں سوچ کی وادیوں میں سرگرداں تھا کہ اے اللہ! اگر کسی کو کھانسی آرہی ہے تو وہ ساری ساری رات جاگتا ہے اور اسے کسی کروٹ چین نصیب نہیں ہوتا۔ اگر کسی کو تیز بخار ہے تو اس کا پورا جسم انگارہ بن چکا ہے اور بخار کی حدت اس کے جسم کا انجر پنجر ہلا رہی ہے۔ اگر کسی کو دماغی خلل ہو گیا ہے تو اس کی عقل اس کو داغ مفارقت دے چکی ہے۔ اگر کسی کو خارش کا مرض لاحق ہے تو اس کا سکون غارت ہو چکا ہے۔ اگر کسی کا معدہ صحیح کام نہ کرے تو اس کا کھانا وبال جان بن جاتا ہے۔ اگر حادثے میں کسی کی ایک آنکھ ضائع ہو جائے تو اس کی قدر و قیمت کوئی اس سے پوچھے۔ اگر کسی کو درد گردہ لاحق ہو تو اسے چھٹی کا دودھ یاد آجاتا ہے۔ اگر کسی کو ذیابیطس کا مرض لگ جائے وہ زندگی کے صحیح لطف سے محروم ہو جاتا ہے۔ پھر میں مزید گہری سوچ میں چلا گیا کہ اے اللہ! اگر صرف ایک بیماری ایک شخص کو لگ جائے تو وہ بلبلا اٹھتا ہے اور اگر ڈھیر ساری بیماریاں کسی کو چمٹ جائیں تو اس کا حشر کیا ہو گا؟ اس کی زندگی کتنی اجیرن ہوگی؟ یک لخت میری آنکھوں کے سامنے ایک شخص آگیا۔ جسے دنیا کی تمام بیماریاں لگی ہوئی تھیں۔ اس کے خون میں ہر ہر بیماری کے جراثیم موجود تھے۔ ایک اچھے خاصے اسپتال میں اتنے وارڈ نہیں ہوتے جتنی اس کو بیماریاں لاحق تھیں۔ وہ پاؤں کے تلوؤں سے لے کر سر کے سب سے اونچے بال تک بیمار تھا۔ اس کا جسم بھی بیمار تھا۔ اس کی روح بھی بیمار تھی۔ اس کا دل بھی بیمار تھا۔ اس کا دماغ بھی بیمار تھا۔ اس کی سوچ بھی بیمار تھی۔ اس کا کردار بھی بیمار تھا۔ اس کی زبان بھی بیمار تھی۔ اس کا عقیدہ بھی بیمار تھا۔ اس کا عمل بھی بیمار تھا۔ اس کی تحریر بھی بیمار تھی۔ اس کی تقریر بھی بیمار تھی۔ اس کی عقل بھی بیمار تھی۔ اس کی شکل بھی بیمار تھی۔ اسے یہ بیماریاں اس کے کالے کرتوتوں کی وجہ سے لگی تھیں۔ قانون قدرت ہے کہ جب کوئی شخص برائی کرتا ہے تو اللہ پاک اس کے راستے میں ایک چھوٹی سی رکاوٹ کھڑی کر دیتے ہیں۔ اگر وہ باز آجائے تو ٹھیک اور اگر وہ اس رکاوٹ کو توڑتا ہوا آگے بڑھ جائے تو پھر اس کے راستے میں اس سے بڑی رکاوٹ کھڑی کر دی جاتی ہے۔ اگر وہ اسے بھی پھلانگتا ہوا نکل جائے تو پھر اس کے راستے میں بتدریج بڑی سے بڑی رکاوٹیں کھڑی کر دی جاتی ہیں اور اگر وہ ساری رکاوٹوں کو پھلانگ جائے تو اسے بے لگام کر دیا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا شخص ہندوستان کا جعلی نبی مرزا قادیانی تھا۔ جس کی لگام شیطان کے ہاتھ میں تھی اور وہ ساری رکاوٹیں عبور کرتا' شاہراہ کفر و ارتداد پر سرپٹ بھاگتا ہی رہا اور آخر ارتداد کے گہرے کھڈ میں اوندھے منہ جا گرا۔ اب ہم آپ کے سامنے بطور نمونہ چند بیماریاں پیش کرتے ہیں جن کے شکنجے میں نبی افرنگ کسا ہوا تھا۔

نامردی

جب میں نے شادی کی تھی تو اس وقت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔

(خاکسار غلام احمد قادیان ۲۲ فروری ۱۸۸۷ء مکتوب احمدیہ جلد پنجم) (خط نمبر ۳۳ منقول از توشۂ غیب مولف خالد وزیر آبادی)

اتنا پکا یقین تھا تو پھر شادی کیوں کی تھی؟ کس پر بھروسہ تھا؟ (ناقل)

کالی بلا

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحب نے کہ حضرت مسیح موعود (یعنی والد صاحب) کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی مگر یہ دورہ خفیف تھا پھر اس کے کچھ عرصے بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرمانے لگے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحب نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کا ایک گاگر گرم کر دو۔ والدہ صاحب نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہوگی چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت سے کہا کہ اس سے پوچھو کہ میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے۔ شیخ حامد علی نے کہا کہ خراب ہو گئی ہے۔ میں پردہ کرا کر مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی اور آسمان تک چلی گئی پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہو گئی۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۳ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی)

تمہارا یار شیطان ہی تو تھا۔ ایسے ہی ڈر گئے۔ (ناقل)

دورے پر دورہ

والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔ خاکسار نے پوچھا دوروں میں کیا ہوتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۳ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

خونی قے

پھر یک لخت بولتے بولتے آپ کو ابکائی آئی اور ساتھ ہی قے ہوئی۔ جو خالص خون کی تھی۔ جس میں کچھ خون جما ہوا تھا اور کچھ بہنے والا تھا۔ حضرت نے قے سے سر اٹھا کر رومال سے اپنا منہ پونچھا اور آنکھیں بھی پونچھیں جو قے کی وجہ سے پانی لے آئی تھیں۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۸۰ مولفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

مراق

مراق کا مرض حضرت مرزا صاحب کو موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اسباب کے ماتحت پیدا ہوا تھا اور اس کا باعث سخت دماغی محنت، تفکرات، غم اور سوئے ہضم تھا۔ جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔

(رسالہ ریویو قادیان ص ۱۰ بابت اگست ۱۹۲۶ء)

ہسٹریا

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔ لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی عصبی علامات پیدا ہوجایا کرتی تھیں جو ہسٹریا کے مریضوں میں بھی عموماً دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً کام کرتے کرتے یک دم ضعف ہوجانا، چکروں کا آنا، ہاتھ پاؤں کا سرد ہوجانا، گھبراہٹ کا دورہ ہوجانا، ایسا معلوم ہوتا کہ ابھی دم نکلتا ہے یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیرہ ذالک۔

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۵۵ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

دق

حضرت اقدس نے اپنی بیماری دق کا بھی ذکر کیا ہے۔ یہ بیماری آپ کو حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کی زندگی میں ہوئی تھی اور آپ قریباً چھ ماہ تک بیمار رہے۔ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب آپ کا علاج خود کرتے تھے اور آپ کو بکرے کے پائے کا شوربہ کھلایا کرتے تھے۔ اس بیماری میں آپ کی حالت بہت نازک ہوگئی تھی۔

(حیات احمد جلد دوم نمبر اول ص ۷۹ مولفہ یعقوب علی صاحب قادیانی)

سل

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے ایک دفعہ تمہارے دادا کی زندگی میں حضرت مرزا صاحب کو سل ہوگئی۔ حتیٰ کہ زندگی سے ناامیدی ہوگئی۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تمہارے دادا خود حضرت صاحب کا علاج کیا کرتے تھے اور برابر چھ ماہ تک انہوں نے آپ کو بکرے کے پائے کا شوربا کھلایا تھا۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۴۳ مولفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

ذیابیطس اور پیشاب کی زیادتی

اور دوسری بیماری بدن کے نیچے کے حصے میں ہے جو مجھے کثرت پیشاب کی مرض ہے۔ جس کو ذیابیطس کہتے ہیں اور معمولی طور پر مجھے ہر روز پیشاب کثرت سے آتا ہے اور اس سے ضعف بہت ہوجاتا ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۰۱ منقول از اخبار پیغام صلح)

(لاہور جلد نمبر ۳۶ نمبر ۷۳ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۴۸ء)

دائمی مریض

میں ایک دائم المرض آدمی ہوں۔ ہمیشہ درد سر اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴ ص ۴ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی! تیرا سارا دن تو پیشاب میں صرف ہوجاتا تھا۔ ٹیچی ٹیچی وحی کس وقت لے کر آتا تھا؟ (ناقل)

ادھ کھلی آنکھیں

مولوی شیر علی صاحب نے بیان کیا کہ باہر مردوں میں بھی حضرت (مرزا) صاحب کی یہ عادت تھی کہ آپ کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب مع چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹو گرافر آپ سے عرض کرتا تھا کہ حضور آنکھیں کھول کر رکھیں ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلیف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا بھی مگر وہ پھر اسی طرح نیم بند ہوگئیں۔

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۷۷ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

سرعت پیشاب

اور والدہ صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی ازار بند استعمال فرماتے تھے کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا۔ اس لئے ریشمی ازار بند رکھتے تھے تاکہ کھلنے میں آسانی ہو اگر گرہ بھی پڑجاوے تو کھولنے میں وقت نہ ہو۔ سوتی ازار بند میں آپ سے بعض اوقات گرہ پڑجاتی تھی تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔

ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ (ناقل)

کیچڑ

بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد نے بواسطہ مولوی رحیم بخش ایم اے کہ ایک مرتبہ والد صاحب سخت بیمار ہوگئے اور حالت نازک ہوگئی اور حکیموں نے ناامیدی کا اظہار کردیا اور نبض بھی بند ہوگئی مگر زبان جاری رہی۔ والد صاحب نے کہا کہ کیچڑ لا کر میرے اوپر اور نیچے رکھو چنانچہ ایسا کیا گیا اور اس سے حالت روبہ اصلاح ہوگئی۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۳۱)

جیسی روح ویسا علاج۔ (ناقل)

سفید بال

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرمایا کرتے تھے کہ ابھی ہماری عمر تیس سال کی ہی تھی کہ بال سفید ہونے شروع ہوگئے تھے اور میرا خیال ہے کہ ۵۵ سال کی عمر تک آپ کے سارے بال سفید ہوچکے ہوں گے۔

(سیرت المہدی ص ۱۱ حصہ دوم)

لکنت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان میں کسی قدر لکنت تھی اور آپ پرنالے کو پنالہ فرمایا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۲۵)

جھوٹی نبوت میں علمی معیار یہی ہوتا ہے۔ (ناقل)

چشم نیم باز

آپ کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھیں اور ادھر ادھر آنکھیں اٹھا کر دیکھنے کی آپ کو عادت نہ تھی بسا اوقات

ایسا ہوتا تھا کہ سیر میں جاتے ہوئے آپ کسی خادم کا ذکر غائب کے صیغہ میں فرماتے تھے حالانکہ وہ آپ کے ساتھ ساتھ جا رہا ہوتا تھا اور پھر کسی کے بتلانے پر آپ کو پتہ چلتا تھا کہ وہ شخص آپ کے ساتھ ہے۔

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۷۷)

اب سمجھ آئی کہ بال سفید کیوں ہوئے تھے۔ (ناقل)

داڑھوں کا کیڑا

دندان مبارک آپ کے آخری عمر میں کچھ خراب ہوگئے تھے یعنی کیڑا بعض داڑھوں کو لگ گیا تھا جس سے کبھی کبھی تکلیف ہوجاتی تھی چنانچہ ایک دفعہ ایک داڑھ کا سرا ایسا نوکدار ہوگیا تھا کہ اس سے زبان میں زخم پڑگیا تو ریتی کے ساتھ اس کو گھسوا کر برابر بھی کرایا تھا۔

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۴۵)

پھٹی ہوئی ایڑیاں

پیر کی ایڑیاں آپ کی بعض دفعہ گرمیوں کے موسم میں پھٹ جایا کرتی تھیں۔

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۴۵)

ایڑیاں پھٹنے کا تو ہمیں بہت افسوس ہے۔ لیکن مرزا کے منہ پھٹ ہونے کا کوئی رنج نہیں۔ (ناقل)

سردی گرمی

گرم کپڑے سردی گرمی برابر پہنتے تھے۔

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۴۵)

عقل جو ماری گئی تھی۔ (ناقل)

انگوٹھے کا درد

حضرت صاحب کو کبھی کبھی پاؤں کے انگوٹھے کا نقرس کا درد ہوجایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ شروع میں گھٹنے کے جوڑ میں بھی درد ہوا۔ نامعلوم وہ کیا تھا مگر دو تین دن زیادہ تکلیف رہی۔ پھر جونکیں لگانے سے آرام آیا۔

جن جونکوں نے مرزا قادیانی کا خون پیا ہوگا وہ تو بے چاری مرگئی ہوں گی۔ (ناقل)

انگوٹھے کی سوجن

خاکسار عرض کرتا ہے کہ نقرس کے درد میں آپ کا انگوٹھا سوج جایا کرتا تھا اور سرخ بھی ہوجاتا تھا اور بہت درد ہوتی تھی۔

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۲۸)

گھٹنے کا پھوڑا

ایک دفعہ حضرت صاحب کے گھٹنے کے پاس پھوڑا

ہوگیا تھا۔ جس پر حضرت صاحب نے اس پر سکہ یعنی سیسہ کی ٹکیا بندھوائی تھی جس سے آرام آگیا۔

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۸)

دل و دماغ پر تو سیسہ کی ٹکیا مستقل بندھوائی تھی۔ (ناقل)

تاڑا

ایک دفعہ بمقام گورداسپور ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود کو بخار تھا آپ نے خاکسار سے فرمایا کہ کسی جسیم آدمی کو بلاؤ جو ہمارے جسم پر پھرے خاکسار جناب خواجہ کمال الدین وکیل لاہور کو لایا جو چند دقیقہ پھرے مگر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ان کا وجود چنداں بوجھل نہیں کسی دوسرے شخص کو لائیں۔ شاید حضور نے ڈاکٹر محمد اسماعیل خاں دہلوی کا نام لیا۔ خاکسار ان کو بلا لایا جسم پر پھرنے سے حضرت اقدس کو آرام محسوس ہوا۔

(سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۴۹)

کاش ڈاکٹر اسماعیل ایک پاؤں گردن پر بھی رکھ دیتا اور قصہ تمام ہوجاتا اور یہ فتنہ اپنی موت آپ مرجاتا۔ (ناقل)

خارش

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غالباً ۱۸۹۲ء میں ایک دفعہ خارش کی تکلیف بھی ہوئی تھی۔

(سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۵۳)

زبان اور قلم کی خارش تو تمام عمر جاری رہی۔ (ناقل)

سردی اور خشکی

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب معتدل موسم میں بھی کئی مرتبہ پچھلی رات کو اٹھ کر اندر کمرہ میں جاکر سو جایا کرتے تھے اور کبھی کبھی فرماتے تھے کہ ہمیں سردی سے خشکی ہونے لگی ہے۔ بعض دفعہ تو اٹھ کر پہلے کوئی دوا مثلاً مشک وغیرہ کھا لیتے تھے اور پھر لحاف یا رضائی اوڑھ کر اندر جا لیٹتے تھے۔ غرض کہ سردی سے آپ کو تکلیف ہوتی تھی اور اس کے اثر سے خاص طور پر اپنی حفاظت کرتے تھے چنانچہ پچھلی عمر میں بارہ مہینے گرم کپڑے پہنا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۶)

کاش اپنے ایمان کی بھی ایسے ہی حفاظت کرتا۔ (ناقل)

باقی آئندہ

بقیہ حضرت امیر شریعت

تھے کہ ہر بات ماننے کے لئے سینہ سپر تھے بشرطیکہ انگریز

ہندوستان سے نکل جائے۔ کیونکہ دو کام ایک وقت میں نہیں ہوسکتے کہ عطا اللہ موجود ہو اور انگریزوں کا قبضہ ہندوستان پر باقی رہے۔ تحفظ ناموس رسالت مآب شاہ جی کا سرمایہ حیات تھا۔ حضورؐ کو میرے میاں کہہ کر اس لئے یاد کیا کرتے تھے کہ مبادا مرتبہ و مقام رسولؐ میں کمی نہ آجائے۔ سیرت النبیؐ کے جلسوں میں شرکت کرتے تو والہانہ انداز میں سیرت، ولادت با سعادت اور معراج النبیؐ کا واقعہ بیان کرتے تھے۔ جس کو آپ کی خطابت کے جوہر سے چار چاند لگ جاتے تھے۔ مرزائیت کے مقابلے میں ہر مکتبہ فکر کے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا بھی شاہ جی کی ایک کرامت تھی۔ انہوں نے واشگاف الفاظ میں فرمایا کہ مرزائی از روئے اسلام دین سے خارج ہیں۔ اس لئے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ تائید ایزدی سے وہ دونوں مقاصد میں کامیاب ہوگئے یعنی انگریزوں کو ہندوستان چھوڑنا پڑا اور مرزائیوں کو آخرکار غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ راج پال نے ایک کتاب میں حضور نبی آخر الزمانؐ کی شان میں گستاخی کی۔ مسلمانوں نے عدالتی چارہ جوئی کی مگر انگریزوں کی پشت پناہی سے وہ بری ہوگیا۔ دہلی دروازہ لاہور میں غم و غصہ کا اظہار کرنے کے لئے مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں دوسرے مقتدر رہنماؤں کے علاوہ شاہ جی نے بھی شرکت کی۔ آپ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا کہ مسلمانو وہ دیکھو حضرت فاطمۃ الزہراؓ جگر گوشہ رسولؐ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کھڑی فرما رہی ہیں کہ تم اچھے مسلمان ہو تمہارے سامنے حضورؐ کی شان میں گستاخی ہو رہی ہے اور تم خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہو۔ یہ جذباتی تقریر سننے کے بعد لوگوں نے دھاڑیں مار مار کر رونا شروع کردیا اور تقریر میں اس قدر اثر تھا کہ سامعین نے پیچھے مڑ مڑ کر دیکھنا شروع کردیا کہ شاید دونوں محترم خواتین واقعی کھڑی کچھ فرما رہی ہوں۔ اسی مجمع میں سے ایک مجاہد غازی علم دین شہید پر اتنا اثر ہوا کہ اسی وقت اٹھا اور راج پال پر وار کرکے اسے واصل جہنم کردیا۔ انگریزوں نے اشتعال دلانے کے جرم میں شاہ جی کو ایک سال قید کی سزا سنائی۔

دوام اور ہمیشگی صرف اس قادر مطلق کو حاصل ہے جس کے اشارے سے یہ عالم وجود میں آیا۔ جو بھی اس جہان فانی میں آیا ہے اسے آخر ایک دن جانا ہے۔ خوش قسمت اور قابل تعریف وہ شخصیتیں اور ہستیاں ہیں، جنہوں نے اس چند روزہ زندگی میں ایسے ایسے کارہائے نمایاں انجام دیئے جن کو قیامت تک دوام حاصل ہوگیا۔ تقریباً ۶۵ سالہ فقیرانہ زندگی بسر کرنے کے بعد وفات سے پہلے فالج کا شدید حملہ ہوا۔ پہلے نشتر میڈیکل کالج ملتان اور پھر لاہور علاج کے لئے پہنچائے گئے۔ مشن تکمیل کو پہنچ چکا تھا، جس کے لئے بھیجے گئے تھے۔ ۲۱ اگست ۱۹۶۱ء کو اس دار فانی سے کوچ فرما گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

تحریکِ ختمِ نبوّت

1974

ترتیب و تدوین

مولانا اللہ وسایا

تحریک ختم نبوت 1954ء تا 1974ء' قادیانی احتساب کی سرگزشت ○ مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام اور مسلم لیگی حکومت کا عتاب ○ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سہروردی کے نام خط ○ ظفر اللہ خاں قادیانی کی نئی نویلی دلہن کے پرانے شوہر کی دلچسپ داستان ○ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بزرگوں کو بشارتیں ○ قادیانیوں کا خلیفہ ربوہ کے مظالم کے خلاف احتجاج اور بغاوت ○ قادیان میں ختم نبوت کانفرنس ○ مسیح موعود بننے کا پاکستانی دعویدار ○ اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ بند ○ اسمبلی میں مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے دلچسپ سوالات ○ سکندر مرزا ایک قومی غدار ○ "ایک غلطی کا ازالہ" کی ضبطی ○ محاذ قادیان پر کام کرنے والے مجاہد علماء کرام ○ اقبالؒ اور قادیانیت ○ پنجاب یونیورسٹی اور قادیانیت ○ قادیانی جماعت کا بجٹ ○ فرقان فورس کیا بلا ہے؟ ○ خلیفہ ربوہ کی مشکوک سرگرمیاں ○ قادیانیوں کی اشتعال انگیزیاں ○ اسرائیل میں مرزائی مشن ○ ربوہ کا سالانہ میلہ ○ ہفت روزہ "چٹان" کی ضبطی ○ مولانا عبید اللہ انورؒ کی گرفتاری ○ بھٹو اور مرزا ناصر ○ فوج کا ہیڈ کوارٹر۔ ربوہ۔؟ ○ تبلیغ اسلام کے لیے قادیانیوں کا تقرر ○ ایم ایم احمد قادیانی قائم مقام صدر پاکستان ○ چینی سفیر ربوہ میں ○ مرزائی لندن پلان ○ مرزائی گھوڑے ○ رفیق باجوہ پر قاتلانہ حملہ ○ سانحہ سقوط مشرقی پاکستان اور قادیانی ○ محکمہ تعلیم اور قادیانی ○ قادیانی خلیفہ کو پاکستان ایئر فورس کی سلامی ○ بھٹو کے خلاف مرزائی سازشیں ○ ضلع ژوب میں قادیانیوں کا داخلہ بند ○ مولانا شمس الدینؒ کی شہادت ○ ربوہ' علاقہ غیر ○ مرزائی سلطنت کے خواب ○ پاک فوج میں قادیانی سازشیں ○ براڈ کاسٹنگ ان دی ربوہ ○ ربوہ' سازشوں کا مرکز ○ اسمبلی میں چودھری ظہور الٰہی کا خطاب ○ صدر پاکستان اور قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد ○ رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد ○ "پاکستان قائم نہیں رہے گا" مرزا ناصر احمد کی دھمکی ○ سانحہ ربوہ 1974ء ○ قادیانی غنڈوں کا مسلمان طلبہ پر وحشیانہ ظلم و ستم ○ حنیف رامے کی بدترین مرزائیت نوازی ○ قادیانی حوروں کی حقیقت ○ قادیانی جنت دوزخ ○ مرزا ناصر کے اندرون خانہ رازدار باورچی کا قتل ○ کوثر نیازی ربوہ میں ○ لیبیا کا ایٹمی پلانٹ اور قادیانی ○ شیزان' قادیانیوں کی فیکٹری ○ ملک قاسم' مجید نظامی' آغا شورش کاشمیری کے عدالت میں باطل شکن بیانات ○ مرزا ناصر احمد عدالت کے کٹہرے میں ○ خلیفہ ربوہ کی لاہوری گروپ سے لاتعلقی ○ سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں جسٹس صمدانی ٹریبونل کی لحہ بہ لحہ کارروائی' پہلی بار منظر عام پر

○ کمپیوٹر کتابت ○ عمدہ کاغذ ○ اعلیٰ طباعت ○ چار رنگا خوبصورت ٹائٹل ○ بہترین جلد ○ صفحات 1224 ○ قیمت: 200 روپے

○ جماعتی کارکنوں کے لیے قیمت صرف 120 روپے ○ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے ○ وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

ایک ایسی تاریخی دستاویز جس کا مدتوں انتظار تھا
پڑھئے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے آگے بڑھیے

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ' ملتان۔ فون: 40978

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیت اللہ اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت کے لئے

عُمرے کا ٹکٹ حاصل کیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام دسویں انٹر نیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ بعنوان "گستاخ رسول ﷺ کی سزا" کی عظیم الشان تقریب تقسیم انعامات اور سیرت النبی ﷺ 'عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے موضوعات پر مبنی نیلام گھر کی طرز پر دلچسپ اور معلوماتی پروگرام "انعام گھر" مورخہ 28 اکتوبر 1993ء بروز جمعرات بعد از نماز عشاء بمقام غلہ منڈی ننکانہ صاحب 'منعقد ہو رہا ہے۔ 10 سوالات کے درست جوابات پر عمرے کا ٹکٹ حاصل کریں۔ اس کے علاوہ: ایئر کولر' واشنگ مشین' پنکھے' سلائی مشین' کلاک اور دیگر قیمتی اور نقد انعامات دیے جائیں گے۔

آسان سوالات .... قیمتی انعامات

ذہانت آزمائیں .... شاید عمرے کا ٹکٹ آپ ہی کے لیے ہو

.... انعام گھر آپ کا منتظر ہے ....

- عمرے کا ٹکٹ' واشنگ مشین' ایئر کولر' پنکھے اور سلائی مشین حاصل کرنے کے خواہش مند امیدوار اپنے نام 2 اکتوبر 1993ء تک دفتر ختم نبوت' ننکانہ صاحب میں لکھوا کر اپنا رول نمبر حاصل کریں۔ تمام امیدواروں کا کوالیفائنگ مقابلہ 14 اکتوبر 1993ء بروز جمعرات بمقام جامع مسجد غوثیہ سراجیہ المعروف اڈہ تالاب' ننکانہ صاحب' بوقت صبح 9 بجے ہوگا۔ کوالیفائنگ مقابلہ میں شرکت کے بغیر کوئی امیدوار عمرے کے ٹکٹ اور دیگر بڑے انعامات کے لیے براہ راست مقابلہ میں شریک نہ ہو سکے گا۔ اس کے علاوہ آسان سوالات کے درست جوابات پر دیگر بے شمار قیمتی انعامات پروگرام میں دیے جائیں گے۔
- کاروباری حضرات اور کمرشل ادارے اپنی مصنوعات کے فروغ کے لیے درج ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں۔

شکریہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ فون 2329

چلتے چلتے

از قلم: محمد حنیف ندیم

مرزا طاہر اور مرزا رفیع کا اختلاف اور زمین کی خریداری

کیا یہ قادیانی اسٹیٹ بنانے کی تیاری تو نہیں؟

آپ نے ہفت روزہ ختم نبوت میں روزنامہ مشرق پشاور ۹۳-۷-۲۴ کے حوالہ سے یہ خبر پڑھ لی ہو گی کہ مرزا طاہر کے بھائی مرزا رفیع احمد نے اٹھارہ ہزاری ضلع جھنگ کے علاقہ میں ۱۶۷۵ ایکڑ اراضی خرید کر نئی کالونی بنانے کا پروگرام بنایا ہے۔ وہ خبر یہ ہے۔

"ربوہ (این این آئی) مرزا طاہر نے اپنے بھائی مرزا رفیع احمد کو معاملہ فہمی اور سمجھوتے کے لئے لندن طلب کر لیا۔ باخبر حلقوں کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے مرزا رفیع احمد نے اٹھارہ ہزاری کے علاقے میں ۱۶۷۵ ایکڑ اراضی ۷۱۹ لاکھ روپے میں خرید کر نئی کالونی بسانے کا پروگرام بنایا۔ جس سے ان کے بھائی مرزا طاہر احمد 'ہیڈ آف دی احمدیہ موومنٹ نے لندن میں اپنے خطبہ جمعہ کے دوران اس امر پر اظہار ناراضگی کیا جبکہ مرزا رفیع احمد پر نماز پڑھانے اور اپنے گرد لوگوں کو جمع کرنے کی پابندیاں تاحال برقرار ہیں۔ جن کو توڑ کر انہوں نے اپنی نئی خرید کردہ زمین پر وہاں اکٹھے ہونے والے قادیانیوں کی نماز میں امامت کا فریضہ ادا کیا۔ معتبر ذرائع کا کہنا ہے کہ ربوہ کی قبضہ گروپ کی قیادت کی مفاد پرستی اور شہریوں کے مسائل سے غفلت برتنے اور ناعاقبت اندیشانہ پالیسیوں سے نئی نسل ان سے نالاں اور بیزار ہو چکی ہے۔ جو غریب احمدیوں کی فلاح و بہبود کے نام پر مختلف اقسام کے سالانہ کروڑوں روپے کے چندے جمع کر کے ہضم کر جاتی ہے اور ضرورت مند در در کی ٹھوکریں کھاتا رہ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے لوگ تبدیلی کے خواہش مند ہیں اور وہ مرزا رفیع احمد کو اپنا ہمدرد اور نجات دہندہ سمجھتے ہیں۔"

(روزنامہ مشرق ۹۳-۷-۲۴)

اس میں شک نہیں کہ ربوہ میں قادیان کی رائل فیملی کے خلاف سخت انتشار اور بغاوت پائی جاتی ہے' لیکن اس خبر سے ہمیں کچھ دال میں کالا کالا نظر آتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ مرزا طاہر اور مرزا رفیع کے درمیان نورا کشتی نہ ہو۔

واقعہ یہ ہے کہ قادیان کی رائل فیملی شروع دن سے اس تگ و دو اور کوشش میں لگی ہوئی ہے کہ جس طرح انگریز نے عربوں کے عین قلب میں اسرائیل کے نام سے ایک نئی مملکت قائم کر کے دی ہے اسی طرح ہمیں بھی ایک ریاست ملنی چاہئے جہاں ہم بلا شرکت غیرے حکمران ہوں۔ چنانچہ۔

ا۔ سب سے پہلے ان کی توجہ کشمیر پر مرکوز رہی کہ کسی طرح ہمیں کشمیر مل جائے اور وہاں ہم اپنی حکومت قائم کر لیں۔ اس بارے میں آنجہانی مرزا محمود نے یوں بیان دیا تھا کہ۔

"بے شک قادیان ہمارا مذہبی مرکز ہے لیکن اس وقت ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہماری قوت اور ہمارے وقار کا مرکز کون سے مقام پر قائم ہو گا۔"

(الفضل ۲۹/ مئی ۱۹۳۴ء)

اگرچہ مرزا محمود نے کشمیر کا نام نہیں لیا لیکن اس کا اشارہ کشمیر ہی کی جانب تھا۔ بعد میں جب کشمیر کا کچھ حصہ آزاد ہوا اور ۲۴/ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو آزاد گورنمنٹ قائم ہوئی تو غلام نبی گلکار قادیانی نے پہلے ہی راولپنڈی کے ایک ہوٹل میں اپنی صدارت اور تیرہ رکنی کابینہ کا اعلان کر دیا جس میں زیادہ تر قادیانی شامل تھے۔ اس بارے میں مشہور دانشور جناب قدرت اللہ شہاب تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ حقیقت ہے کہ اصلی آزاد کشمیر گورنمنٹ تو ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو قائم ہوئی تھی۔ لیکن پونچھ میں جمار کا رنگ بھانپ کر غلام نبی گلکار نامی ایک کشمیری قادیانی نے ہیں روز قبل ہی اپنی صدارت میں آزاد جمہوریہ کشمیر کے قیام کا اعلان کردیا۔ غالباً" یہ اعلان راولپنڈی صدر کے ایک ہوٹل "ڈان" میں بیٹھ کر کیا گیا تھا۔ اسی ہوٹل کے کمرے میں بیٹھے بیٹھے مسٹر گلکار نے اپنی تیور کی کابینہ بھی منتخب کرلی تھی۔ جو زیادہ تر ایسے افراد پر مشتمل تھی جن کا تعلق قادیانی مذہب سے تھا۔ اس اعلان کے دو روز بعد ۱۹ اکتوبر کو مسٹر گلکار مظفر آباد کے راستے سری نگر پہنچ گیا جہاں پر اس کی ملاقاتیں شیخ عبداللہ سے بھی ہوئیں۔ اس کے بعد سری نگر میں اس کی حرکات و سکنات عام طور پر پردہ راز میں رہیں۔ باور کیا جاتا ہے کہ بارہ مولا سے سری نگر کی جانب مجاہدین کی پیش قدمی کی وجہ سے قادیانیوں کے اپنے منصوبے خاک میں مل گئے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ یہ جنت ارضی بلا شرکت غیرے قادیانیوں کے ہاتھ میں نہیں بلکہ پاکستان جانے والی ہے تو انہوں نے بھی ففتھ کالم کا روپ دھار کر اس امکان کو ملیامیٹ کردیا۔"

(شہاب نامہ ص ۳۸۱-۳۸۰)

قادیانیوں کو اس محاذ پر کامیابی نہ ہو سکی تو پھر مرزا محمود نے اپنی حکومت کے قیام کے لئے جو پاکستان کے اندر ہو نیا منصوبہ بنانا شروع کردیا اور وہ یہ تھا۔

۲۔ مرزا محمود نے غالباً" ۱۹۵۲ء میں صوبہ بلوچستان کا دورہ کیا۔ یہ صوبہ رقبہ کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے اور معدنی دولت سے بھی مالا مال ہے۔ اس کا وسیع و عریض رقبہ دیکھ کر اس کے منہ سے رال بہنے لگی۔ اس نے ربوہ پہنچتے ہی یہ بیان دیا کہ ہمارے پاس کم از کم ایک صوبہ ایسا ہونا چاہئے جسے ہم احمدی صوبہ کہہ سکیں اگر ہم صوبہ بلوچستان پر توجہ دیں تو ہمارا مقصد حل ہو سکتا ہے۔ پھر اس نے اپنے مبلغین پر زور دیا کہ وہ وہاں پر تبلیغ کریں۔ صوبہ بلوچستان کے انتخاب کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہاں پہلے ہی سے ذکری مذہب کے نام سے ایک جھوٹے مدعی نبوت کے پیروکار موجود ہیں۔ انہیں بھی اپنا ہمنوا بنایا جا سکتا ہے۔ مرزائیوں نے عملی طور پر اس کا اس طرح آغاز کیا کہ وہاں قرآن مجید کے ایسے نسخے تقسیم کرنا شروع کردیئے جن میں معنوی تحریف کی گئی تھی۔ ان کی یہ سازش شہید ختم نبوت مولانا شمس الدین شہید نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرکے ناکام بنا دی۔ سوائے کوئٹہ شہر کے اب بلوچستان میں کوئی خود کو قادیانی ظاہر کرکے نہیں رہ سکتا۔ اس طرح بلوچستان قادیانی اسٹیٹ بننے سے محفوظ رہا۔

۳۔ قادیان کی رائل فیملی پر اقتدار کا بھوت بری طرح سوار ہے۔ اب حال ہی میں کچھ ریاستیں روس کے تسلط سے آزاد ہوئیں تو ان کی توجہ اس طرف ہوگئی کہ شاید ہمیں ان ریاستوں میں کوئی ایک ریاست مل جائے۔ ساز باز بھی ہو چکی تھی اور ایک شہر کے میئر نے قادیانیوں سے ایک مسجد کی چابی دینے اور اپنا اڈہ جمانے کی یقین دہانی بھی کرادی تھی۔

بھاری تعداد میں لٹریچر بھی وہاں بھیجا جا رہا تھا کہ کراچی کسٹمز حکام نے عین موقعہ پر وہ ضبط کرلیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک وفد مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی قیادت میں وہاں گیا تو انہوں نے قادیانیت کی حقیقت کو سمجھایا۔ الحمدللہ ان کی سازش ناکام ہوگئی اور انہیں مسجد کی چابی نہ مل سکی اور اس طرح ان کا آزاد مسلم ریاستوں میں جو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا پروگرام تھا وہ پورا نہ ہو سکا۔

۴۔ اب قادیانی ہر طرف سے مایوس اور بددل ہو کر پھر ربوہ کی طرف لوٹ آئے ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ ہمیں پاکستان کے عین وسط میں اتنا خطہ زمین مل جائے جہاں وہ اپنی حکومت قائم کرسکیں۔ ۱۹۷۴ء سے پہلے ربوہ عملاً" قادیانی اسٹیٹ تھا جہاں کسی مسلمان کو رہائش اختیار کرنے کی اجازت نہیں تھی بلکہ اگر کوئی مسلمان ربوہ میں داخل بھی ہو جاتا تو قادیانی انٹیلی جنس اس کا تعاقب کرتی تھی۔ کئی مسلمان جو ربوہ دیکھنے کے بہانے وہاں گئے انہیں ٹھکانے لگا دیا گیا۔ آج تک ان کا سراغ نہ ملا۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے نتیجہ میں ربوہ کھلا شہر قرار پایا تو اب وہاں مسلمانوں کی کثیر تعداد آباد ہو چکی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مراکز تعمیر ہو چکے ہیں۔ دینی مدرسے قائم ہیں۔ جہاں سینکڑوں بچے تعلیم قرآن مجید حاصل کر رہے ہیں۔ سالانہ پابندی کے ساتھ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے جس میں تمام مکاتب فکر کے راہنما خطاب کرتے ہیں۔

اس کے باوجود قادیانیوں کی سازشوں میں کمی واقع نہیں ہوئی۔ اب بھی ان کا قادیانی اسٹیٹ بنانے کا پروگرام جاری ہے۔ واقعات کے مطابق ربوہ سے ساہیوال ضلع سرگودھا کو ایک سڑک جاتی ہے اس کی اردگرد کی زمینیں انتہائی مہنگے داموں خریدی جارہی ہیں اور رہائشی اسکیموں کا سلسلہ بھی شروع کردیا گیا ہے۔ ساہیوال ضلع سرگودھا کا ایک پرانا شہر ہے جو دریائے جہلم کے بالکل نزدیک واقع ہے۔ ربوہ کی حدود کو وسعت دے کر نہ صرف ساہیوال تک پہنچانا مقصود ہے بلکہ قادیانیوں کے پروگرام میں سرگودھا، بھیرہ، ضلع خوشاب اور پورا ضلع جھنگ شامل ہے۔ اٹھارہ ہزاری ضلع جھنگ میں تریموں ہیڈ کے نزدیک واقع ہے، جہاں مرزا طاہر کے بھائی مرزا رفیع نے ۱۶۷۵ ایکڑ زمین خریدی ہے۔

دوسری طرف ساہیوال سے چند میل کے فاصلہ پر گروٹ نامی ایک پرانا قصبہ ہے۔ اس سے چند میل کے فاصلہ پر ایک بہت بڑا فوجی پروجیکٹ زیر تعمیر ہے۔ اگرچہ اس علاقہ میں روڈہ نامی قصبے میں پہلے ہی قادیانی آباد ہیں لیکن ہماری اطلاعات کے مطابق فوجی پروجیکٹ کے نزدیک بھی قادیانیوں نے رہائش اختیار کرنا شروع کردی ہے جس کا مقصد جاسوسی بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ یہ رہائش قادیانی ریاست کے قیام کے منصوبہ کا ایک حصہ ہے۔ کیونکہ یہاں سے ایک سڑک سیدھی اٹھارہ ہزاری کو جاتی ہے۔ جہاں مرزا رفیع نے زمین خریدی ہے۔

مرزا طاہر اور مرزا رفیع کا اختلاف محض ایک نورا کشتی معلوم ہوتا ہے البتہ اندرون ربوہ قادیانی رائل فیملی کے خلاف بغاوت اور نفرت موجود ہے لیکن یہ زمینوں کی خریداری ایک قادیانی ریاست کے قیام کا حصہ ہے۔ اس سلسلہ میں نگران حکومت سے تو کچھ کہنا فضول ہوگا البتہ آنے والی حکومت کو قبل از وقت اور فوج کے اعلیٰ اور ذمہ دار افسران سے گزارش ہے کہ وہ ربوہ سے ساہیوال اور چوک گروٹ کے اردگرد اور اٹھارہ ہزاری کے نزدیک خریدی گئی زمین اور چوک گروٹ کے نزدیک قادیانیوں کی رہائش کا فوری نوٹس لیں۔

قادیانیت ہماری نظر میں

ترتیب و تحقیق : محمد متین خالد

یہ کتاب صد سالہ فتنہ قادیانیت کے بارے میں مشاہیر ملت، علماء کرام، مشائخ عظام، قائدین قوم، ارباب اقتدار، پارلیمنٹیرین حضرات، جسٹس صاحبان، مشعرائے کرام، معروف سیاستدانوں، نامور صحافیوں، قابل قدر دانشوروں، مزدور رہنماؤں، مشہور ادیبوں، قائدین طلبہ، مستجوکلاء، نمائندہ غیر مسلم شخصیات، سابق قادیانیوں اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے سرکردہ افراد کے فکر انگیز، مبنی بر حقائق، ایمان افروز، ولولہ انگیز مشاہدات و تاثرات اور حیرت انگیز و ہوش ربا انکشافات پر مبنی مستند تاریخی و تحقیقی دستاویز ہے جو پوری ملت اسلامیہ کی آواز ہے۔

اس کتاب میں پیر مہر علی شاہ گولڑوی، میاں شیر محمد شرقپوری شریف، خواجہ غلام فرید، شاہ عبدالقادر رائے پوری، پیر جماعت علی شاہ، خواجہ حسن نظامی، حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ، خواجہ قمرالدین سیالوی، حضرت میاں کریم بخش صاحب مدظلہ، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا محمود الحسن اسیر مالٹا، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا احمد علی لاہوری، سید انور شاہ کاشمیری، سید محمد علی مونگیری، مفتی محمد شفیع، ابوالحسن ندوی، مفتی محمد حسن، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا محمد یوسف بنوری، مرتضیٰ حسن چاندپوری، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا محمد الیاس بانی تبلیغی جماعت، مولانا احمد رضا خان بریلوی، سید ابوالحسنات شاہ، مولانا احمد سعید کاظمی، مولانا محمد بخش مسلم، مولانا ثناء اللہ امرتسری، علامہ احسان الہٰی ظہیر، سید مودودی، ڈاکٹر اسرار احمد، حق نواز جھنگوی، حافظ کفایت حسین، قائداعظم، علامہ اقبال، ابوالکلام آزاد، مولانا ظفر علی خان، چوہدری افضل حق، لیاقت علی خان، ڈاکٹر عبدالقدیر، حنیفا جالندھری، ایم۔ ایم۔ عالم، شیخ مجیب الرحمن، ذوالفقار علی بھٹو، ضیاء الحق، بے نظیر بھٹو، محمد خان جونیجو، غلام مصطفیٰ جتوئی، میاں نواز شریف، جنرل فضل حق، غلام حیدر وائیں، سردار عبدالقیوم خان، خان آف قلات، پیر پگارا، چوہدری ظہور الٰہی، نوابزادہ نصراللہ خان، ایئر مارشل اصغر خان، مولانا مفتی محمود، مولانا محمد اجمل خان، مولانا عبدالحق، مولانا ظفر احمد انصاری، قاضی حسین احمد، پروفیسر غفور احمد، شاہ احمد نورانی، مولانا فضل الرحمن، حافظ حسین احمد، ملک قاسم، سردار شیرباز مزاری، زاہد سرفراز، پروفیسر طاہر القادری، علی احمد تالپور، مخدوم طالب المولیٰ، خان عبدالولی خان، سردار شوکت حیات، راجہ ظفر الحق، امیر عبداللہ روکڑی، قدرت اللہ شہاب، چراغ حسن حسرت، الیاس برنی، ماہر القادری، پروفیسر یوسف سلیم چشتی، نیاز فتح پوری، اختر ملک صاحب، شورش کاشمیری، حمید نظامی، زیڈ اے سلہری، مجیب الرحمن شامی، حنیف نائب، صلاح الدین (تکبیر)، نذیر ناجی، عطاء الحق قاسمی، چیف جسٹس میاں محبوب احمد، جسٹس محمد افضل ظلہ، جسٹس میاں نذیر اختر، جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری، جسٹس خلیل الرحمن رمدے، جسٹس جاوید اقبال، جسٹس رفیق تارڑ، مقبول الٰہی ملک، ایڈووکیٹ جنرل نذیر احمد غازی، اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل، کمانڈر احمد شاہ مسعود، وزیر دفاع افغانستان، شاہ فہد، مصطفیٰ کمال پاشا، شیخ احمد دیدات، پنڈت نہرو، دیوان سنگھ مفتون کے علاوہ ۱۴۰۰ سے زائد نامور شخصیات کے تاثرات شامل ہیں۔

"قادیانیت ہماری نظر میں" کے بارے میں اہل علم حضرات کے تاثرات

❑ "یہ بات میرے لیے باعث مسرت ہے اور میں قلبی فرحت محسوس کرتا ہوں کہ "قادیانیت ہماری نظر میں" اس عنوان و گوشہ پر پہلی محنت ہے اور اتنی جامع ہے کہ اسے حرف آخر ہونے کا درجہ حاصل ہو گا۔ عزیزم محمد متین خالد صاحب کو اللہ پاک دنیا و آخرت میں اس کی جزائے خیر دے کہ انہوں نے اتنی گراں قدر محنت کی ہے کہ پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا ہے"۔ (حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ)

❑ "محمد متین خالد نے قادیانیوں کے چند اوراق پر مشتمل پمفلٹ کے جواب میں ساڑھے سات سو صفحات کی عظیم کتاب لکھ کر قادیانیوں کے کفر کے جواب میں ان کے سروں پر کوہ ہمالیہ دے مارا ہے۔ جس کے ملبے تلے دبے قادیانیوں کی چیخیں میں اپنے کانوں سے سن رہا ہوں۔ جن میں سے قادیانی خلیفہ مرزا طاہر کی چیخ سب سے بلند ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ عظیم کتاب لکھ کر محمد متین خالد نے پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا ہے۔ جس کے لیے تمام مسلمانوں کو ان کا ممنون و مشکور ہونا چاہیے۔ میری شدید خواہش ہے کہ یہ کتاب ہر مسلمان تک پہنچے اور مخیر حضرات اس کتاب کو خرید کر قادیانیوں تک پہنچائیں۔ ان کی اس کوشش سے اگر کوئی قادیانی "قادیانیت کے چنگل سے نکل گیا تو یہ عمل ان کے لیے پروانہ جنت ہو گا"۔ (محمد طاہر رزاق)

❑ "جناب محمد متین خالد سلمہ نے ایک قابل رشک اور عجیب و غریب سنہری کارنامہ سرانجام دیا ہے جو توفیق الٰہی کے بغیر ناممکن تھا۔ یہ ایک تاریخی اور تحقیقی دستاویز ہے"۔ (مولانا محمد اجمل خان)

❑ "قادیانیت ہماری نظر میں" اسلام کے تبلیغی سرمائے میں ایک قابل قدر اضافہ اور بلاشبہ اپنی نوعیت کا پہلا کام ہے۔ جو کام کئی اداروں، تنظیموں اور شخصیات کے کرنے کا تھا عزیزی متین خالد نے وہ تنہا سرانجام دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے عقیدہ ختم نبوت سے والہانہ "محبت" اور قادیانیت کے خلاف بے پناہ "نفرت" کے درمیان بیٹھ کر یہ کتاب مرتب کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مستقبل کا مورخ ان کی اس کاوش کو اپنے قلم سے سلام کرے گا۔ مجھے یہ کتاب دیکھ کر ان کی محنت پر رشک آ رہا ہے۔ یہ ایک تحریکی کتاب ہے جو ایک ذہنی انقلاب کا موجب بنے گی۔ قادیانیت کا کوئی بھی مکروہ پہلو ایسا نہیں جو اس کتاب میں بیان ہونے سے رہ گیا ہو"۔ (جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری)

❑ "قادیانیت ہماری نظر میں" پڑھ کر بے حد دلی خوشی ہوئی۔ میری نظر میں قادیانی اسلام اور انسانیت دونوں کے دشمن ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مساعی قبول فرمائے جو سنت صدیق اکبرؓ کو تازہ کرتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے سرگرم عمل رہتے ہیں"۔ (جسٹس میاں محبوب احمد چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ)

❑ "برادرم محمد متین خالد نے قادیانیت کے حوالے سے "قادیانیت ہماری نظر میں" کے عنوان سے ایک ضخیم کتاب مرتب کر کے اہل علم پر یہ واضح کیا ہے کہ قادیانیت کوئی فروعی مسئلہ نہیں بلکہ اس پر اجماع امت موجود ہے۔ انہوں نے اس ضمن میں بہت عرق ریزی سے کام لیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے"۔ (عطاء الحق قاسمی۔ نامور صحافی)

❑ "محمد متین خالد کی تازہ کاوش قادیانیت کے بارے میں اجتماعی شعور کو بیدار رکھنے میں مدد دے گی اور ان کے زندہ الفاظ ان کا نام بھی زندہ رکھیں گے"۔ (مجیب الرحمن شامی۔ نامور صحافی)

پڑھئے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے آگے بڑھئے!

⭘ کمپیوٹر کتابت۔ ⭘ عمدہ کاغذ۔ ⭘ اعلیٰ طباعت۔ ⭘ مضبوط جلد۔ ⭘ چار رنگا خوبصورت ٹائٹل۔ ⭘ صفحات 752۔ ⭘ قیمت 300 روپے۔

نوٹ: جماعتی کارکنوں کے لیے "خصوصی رعایت" قیمت صرف 90 روپے۔ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ ⭘ وی پی ہرگز نہ ہو گی۔

— ملنے کا پتہ —

① عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان فون نمبر: ۳۰۹۷۸

② مکتبہ سید احمد شہیدؒ ۱۴۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور فون: ۲۲۸۸۹

صاف اور صحت بخش خون ہی
انسان کی اچھی صحت کا ضامن ہوتا ہے۔
خون میں فاسد مادّوں کی پیدائش سے پھوڑے پھنسیاں،
خارش، دانے اور مہاسے وغیرہ جسم پر نمودار ہونے لگتے ہیں۔
ہمدرد کی صافی خون کو صاف اور صحت مند رکھتی ہے۔
صافی کا باقاعدہ استعمال جلدی بیماریوں
سے محفوظ رہنے اور خون کی صفائی کا مفید ذریعہ ہے۔

جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ
صافی
سے خون بھی صاف
جلد بھی صاف

ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

آوازِ اخلاق
بدزبانی ذہن کا سرطان ہے

Adarts HSF-1/8

مصوّرِ پاکستان علامہ اقبال کا انتباہ

مصوّرِ پاکستان علامہ اقبال نے فرمایا

قادیانی بیک وقت اسلام اور وطن کے غدار ہیں

مصور پاکستان کا یہ فرمان ملک و ملت کیلئے ایک بہت بڑا انتباہ تھا چنانچہ کھلی آنکھوں نظر آتا ہے کہ اس ملک و ملت کے غدار اور تخریب کار ٹولے نے کس طرح اسلام اور وطن کی جڑیں کھوکھلی کرنا اپنا اولین مشن بنالیا اور عیاری ومکاری سے ملک کے اہم ترین عہدوں پر فائز ہو کر ملک و ملت کو قادیانیت کے جال میں پھنسانے کی کوشش کررہے ہیں کہ آج تقریباً پنتالیس سال کی طویل مدت میں بھی پاکستان اپنی مذہبی اور سیاسی ساکھ قائم نہ کرسکا' اس سازشی ٹولے کی ریشہ دوانیوں نے پاکستان کو ساری دنیا کی نگاہ میں ذلیل کیا' اب نئے انتخابات سر پر ہیں' اس سازشی قادیانی ٹولہ کے افراد مختلف سیاسی' پارٹیوں کے ٹکٹ پر انتخاب لڑنے کی کوشش کریں گے' لہٰذا تمام امت مسلمہ سے گزارش ہے کہ اس سازشی ٹولے کے خلاف متحد ہو کر کڑی نظر رکھیں کہ کوئی قادیانی تو کسی سیٹ پر الیکشن نہیں لڑ رہا اسکی فوری اطلاع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے مرکزی دفتر کو دیں اور اس کے خلاف بھرپور کوشش کریں گے اور یہ عہد کرلیں کہ کسی قادیانی کو کسی سیٹ پر کامیاب نہیں ہونے دیں گے

منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد

۱۲ ویں سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ

ضلع جھنگ مورخہ ۲۱، ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء

بروز جمعرات، جمعہ شب و روز منعقد ہو رہی ہے ان شاء اللہ العزیز

ملک بھر کے جماعتی رفقاء سے اپیل ہے کہ وہ کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنانے کے لئے اپنی تجاویز سے مطلع فرمائیں اور کوشش کریں کہ اس کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ رفقاء کو لائیں تاکہ حق و صداقت کی آواز سے وہ بہرہ ور ہو سکیں کانفرنس اتحاد امت کا مظہر ہوگی اسے کامیاب بنانا ہم سب کا ملی فریضہ ہے حق تعالیٰ شانہ اس کانفرنس کو ہر قسم کے شر و فتنہ سے محفوظ فرمائیں اور اسے منکرین ختم نبوت کی ہدایت کا وسیلہ بنائیں آمین

بحرمۃ النبی الامی الکریم

معلومات و رابطہ کیلئے:
حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ صدر دفتر حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: ۴۰۹۷۸